http://www.rehmani.net
روزہ
کے موضوع
پر ایک
منفرد تحریر
جمالِ فاقہ مستی
ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری
جمال کرم

بہار نور و سرور

جب موسم گل آتا ہے اور باد بہاری چلتی ہے تو گلستان تو گلستان در و دیوار پر بھی سبزہ اگ آتا ہے ویرانے بھی رشک صد چمن بن جاتے ہیں ۔ سنگلاخ پہاڑی چٹانیں ہوں، دریاؤں کے کنارے زرخیز میدان ہوں یا بنجر زمینیں۔۔۔۔۔۔ بہار آئے تو ہر طرف اپنی اپنی نوع کے پھل اور شگوفے کھل اٹھتے ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ دلفریبی اور رعنائی تو ظاہری فصل بہاراں کی ہے۔ لیکن کبھی کبھی وجود انسانی ایسی بہاروں سے آشنا ہوتا ہے جس سے اس کے قلب و روح بھی مہک مہک اٹھتے ہیں۔ انسان کے جسم و جاں کا رواں رواں عطر بیز و عطر بار ہو جاتا ہے۔ یہ مسرتوں اور خوشیوں کی بہاریں ہوتی ہیں۔ تسکین و طمانیت کی بہاریں ہوتی ہیں۔ فوز و فلاح کی بہاریں ہوتی ہیں۔ امیدوں کے بر آنے اور ارمانوں کے پورا ہونے کی بہاریں ہوتی ہیں، ان سب بہاروں کی سردار وہ فصل بہاری ہے جب ہر سمت نیکیوں کی ہوائیں چلتی ہیں۔۔۔۔۔ طاعت و حسنات کے گلاب مہکتے ہیں۔۔ غمخواری و غمگساری کی پھوار برستی ہے۔۔۔۔۔ ہمدردی و دلنوازی کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ نور و سرور کی آبشاریں گنگناتی ہیں، غفلت و معصیت کی دھول چھٹتی ہے، حسد اور نفرت کے کانٹے ٹوٹتے ہیں، تکبر اور نخوت کے پتے جھڑتے ہیں۔۔۔ ہاں ہاں یہی وہ بہار نور و سرور ہے جو رحمتوں اور سعادتوں کے جلو میں مغفرت و نجات کی مہکار لئے خیمہ زن ہوتی ہے۔ اس امن انگیز جاں نواز خیر افزا بہار کا نام "رمضان المبارک" ہے۔۔۔ شہر رمضان کا چاند کیا طلوع ہوتا ہے کہ پوری کائنات رحمت و بہجت اور نور و نکہت کی کملی اوڑھ لیتی ہے۔ فضائیں آسمان سے دم بدم اترتے فرشتوں کے نور سے منور ہو جاتی ہیں۔ انسانوں کے دشمن شیاطین زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں۔۔۔ بدی کی قوتیں دم توڑنے لگی ہیں اور نیکی بڑی سرعت سے پروان چڑھتی ہے۔ بھلائی اپنے حسن و نکھار کے جوبن کو پہنچتی ہے۔۔۔ اور پھر ان کی زلف گرہ گیر مدتوں سے برائی کی آغوش میں بیٹھنے والے نفس کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔ فلاح و صلاح اور خیر کثیر کا یہ مقدس ماحول ہی ہے جو نفس انسانی کی ہر کجی کو دور کرتا چلا جاتا ہے۔ نفس کی شہوانی قوتیں مٹتی ہیں۔ تو روح کی رحمانی قوتیں نمو پاتی ہیں۔ یہ ارتقاء اس قدر بڑھتا ہے کہ انسان عرفان نفس سے گزرتا ہوا عرفان رب کی منزل وصال تک جا پہنچتا ہے۔

رمضان ☆ خالق اور مخلوق کے ٹوٹے رشتوں کو جوڑنے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ عابد اور معبود کے پوشیدہ تعلق کو مضبوط سے مضبوط کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ غفلت شعاروں کے لئے پیغام ہوشیاری ہے۔

رمضان ☆ فراق محبوب میں تڑپتے تشنہ کاموں کے لئے سامان قرب و وصال ہے۔

رمضان ☆ ست گاموں کو تیز گام کردینے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ شب بیداریوں اور سحر خیزیوں کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ نور قرآن سے سینوں کو آباد کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ چشمان پشیمان سے قطرہ قطرہ اشک ندامت بہانے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ دامن دل کو اجالا کر لینے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ نفس کو مٹانے اور روح کو جلانے کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ توبہ کی قبولیت کا مہینہ ہے۔

رمضان ☆ محبت کی آزمائش اور اطاعت میں استقامت کا مہینہ ہے۔

لفظ ومعنی کی رشتے

رمضان اللہ کریم کے اسماء میں سے ایک نام ہےاورشہر رمضان سے مراد اللہ کا مہینہ ہے۔رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں بزرگان دین نے بہت سی توجیہات کی ہیں۔جنہیں حضورغوث پاکؒ نے غنیۃ الطالبین میں اور امام غزالیؒ نے مکاشفۃ القلوب میں نقل کیا ہے--------- ایک قول کیمطابق رمضان---------رمض سے نکلا ہے، رمض اس جھلتے پتھر کو کہتے ہیں جو تمازت آفتاب سے گرم ہو جاتا ہے---------یا رمضان، رمض سے مشتق ہےاور رمض جلانے کو کہتے ہیں-----------شاید! جب عربوں نے اپنے مہینوں کے نام رکھے، ماہ رمضان موسم گرما میں آیا ہو۔گویا جس طرح آگ جلاتی ہےرمضان انسانوں کے گناہوں کو جلاکر کے رکھ دیتا ہے، جس طرح پتھر سورج کی حدت سے متاثر ہوتے ہیں،رمضان المبارک میں مسلمانوں کے دل وعظ و نصیحت، فکر آخرت اور یاد خدا کی گرمی سے پگھلنے لگتے ہیں--------

رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں ایک نفیس قول یہ بھی ہے کہ رمض کہتے ہیں،موسم برسات کی تیز بارش کو-----گویا رمضان المبارک روحانی بارشوں کا مہینہ ہے-------اب آپ جانتے ہیں کی بارش بادشاہ کے محل اورفقیر کی جھونپڑی کو یکساں نوازتی ہے۔ زرخیز و بنجر ہر طرح کی زمین کو سیراب کرتی ہے--------مگراس سے استفادہ ہرزمین اپنی استعداد کے مطابق ہی کرتی ہے۔کہیں تو گلاب کے پھول اگتے ہیں،اورکہیں کانٹے دار جھاڑیاں پھوٹتی ہیں۔کچھ ایسی ہی کیفیت ماہ رمضان کی روحانی بارش کی ہے۔جس نے اپنے دل کی کھیتی کو ندامت کے آنسوؤں سے سیراب کیا اور حب مصطفیٰ ﷺ اورحب خدا سے زرخیز بنالیا، اس میں نیکی اور اطاعت کے پھول مہکیں گےاور جس دل کی کھیتی تکبر کے کھولتے ہوئے پانی سے سینچی گئی اور نافرمانی خدا اور بغاوت مصطفیٰ ﷺ سے بنجر بنادی گئی،اس میں گناہ اور بدکاری کے کانٹے اگیں گے۔پس اے مرد مسلمان اپنی مزرعہ دل کی نگہداشت کر! اس کو رمضان کی موسلا دھار بارش کے حوالے کردے،تاکہ یہ سرسبزو شاداب ہوجائے---------بارش برتی ہے تو فضاؤں کو پاکیزہ اور پہاڑوں کو دھو کر صاف کر دیتی ہے------رمضان کی بارش تیری روح کو پاکیزہ اور دل کواجلا کردے گی۔ کاش! تجھے اس کی لطافتوں کی صحیح خبرہوتی۔ پھر تو کبھی بھی اپنے آپ کو اس چھپاچھپا کرنہ بچاتا۔حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! ک اگر لوگوں کو رمضان المبارک کی عظمتوں کا پتہ چل جائے تو وہ آرزو کریں اے کاش !ساراسال رمضان بن جائے۔

حروف کی پہنائیاں

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید ہونے کا شرف ملتا ہے جہنم کی آگ سے آزاد ہیں وہ جسم جو بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں قابل رشک ہیں وہ آنکھیں جو یاد خدا میں آنسو بہاتی ہیں قابل تحسین ہیں وہ پیشانیاں جو مالک کے حضور سجدہ ریز رہتی ہیں قابل محبت ہیں وہ دل۔۔۔۔۔۔جو فراق محبوب میں تڑپتے ہیں اور وصال یار کے مزے لیتے ہیں۔ میرے بھائی! رمضان کے لفظی خول کو ا تار کر دیکھ اس کے حروف کے سمندر میں تجھے حقائق و معارف کا خزینہ مل جائے گا۔۔۔۔۔۔رمضان تو وہ بابرکت مہینہ ہے کہ اگر کوئی اس سے وفا کر لے تو یہ اسے آگاہ بھی کرتا ہے اور منزل پہ پہنچا بھی دیتا ہے۔لفظ رمضان پانچ حروف سے بنا ہے۔اس کی ''ر'' ریاضت''م'' محبت''ض'' ضمانت ''ا'' اطاعت واستقامت اور ''ن'' نجات کی علامت ہے۔ ،،ر،، سے مراد وہ ریاضت اور مشقت ہے جو روزہ دار صبح سے شام تک بھوک اور پیاس کی صورت میں برداشت کرتا ہے۔گویا رمضان مسلمان کو محنت و مشقت کا عادی بنا دیتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ دعوت بھی دیتا ہے کی اپنی محنت ہی کو سب کچھ نہ سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،م،، خدا اور رسول خدا ﷺ کی محبت سے آشنا کرتا ہے۔
جب ریاضت شاقہ میں حب اللہ اور حب رسول ﷺ کی چاشنی ملتی ہے، پھر رمضان ضمانت چاشنی دیتا ہے، اطاعت میں استقامت کی اور جسے استقامت نصیب ہوگئی، وہ ضرور اس دنیا سے ایمان بچا کر لے جائے گا۔اور جو ایمان کے ساتھ چلا گیا، رمضان کا یہ ،،ن،، اعلان کرتا ہے کہ اس کے لئے نجات ہی نجات ہے۔۔۔۔۔۔ اگر رمضان کے ہر حروف کے کینوس کو ذرا اور وسیع کرلیں تو مسلمان کی جیتی جاگتی کامیاب و کامران زندگی کا نقشہ اور بھی نکھر جاتا ہے رمضان منزل حیات کو بحفاظت سر کر لینے کے لئے قدم قدم روشن راستوں کی نشاندہی کر دیتا ہے۔اب سمجھو!
مسلمان جب سردیوں کی ٹھٹھرتی ہوئی راتوں میں عشاء اور صبح میں فجر کی نماز کی لئے مسجد کو جاتا ہے تو یہ ریاضت ہے۔ گرمیوں میں تیز دھوپ اسے تنگ کرتی ہے۔نیند اسے بڑے پیار سے بلاتی ہے اور پھر وہ کسلمندی۔تھکن اور نیند کے خمار کے باوجود ظہر کی نماز ادا کرتا ہے۔تو یہ ریاضت ہے۔حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرکے لئے پیسے لگاتا ہے، گھربار چھوڑتا ہے غریب الوطن بنتا ہے، یہ ریاضت ہے۔۔۔۔۔۔اپنے کمائے ہوے مال میں سے زکوۃ ادا کرتا ہے، صدقہ دیتا ہے، خیرات کرتا

ہے، یہ ریاضت ہے۔۔۔۔۔۔دین حقہ کی ترویج و اشاعت اور دفاع کے لئے اپنی جان کی بازی لگاتا ہے، یہ ریاضت ہے۔۔۔۔۔۔۔معاشرے میں ہر برائی کو مٹانے کی سعی کرتا ہے، ہر نیکی کو پھیلانے کی تگ و دو کرتا ہے، یہ ریاضت ہے۔۔۔۔۔۔۔فحاشی و عریانی کا جادو اس کی دولت ایمان لوٹنا چاہتا ہے مفلوج سوسائٹی کے جزامی لوگ اسے رشوت دے کر خریدنا چاہتے ہیں، وہ ان گناہوں سے اپنے آپ کو بچالیتا ہے، یہ ریاضت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ظالم کے ہاتھوں کو روکتا ہے، مظلوم کی مدد کرتا ہے، یہ ریاضت ہے۔۔۔۔۔۔کیا خوب زندگی ہے ساعت ساعت ریاضت میں گزر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔لیکن رمضان کی ،،ر،، کے بعد آنے والا میم پکار پکار کر کہہ رہا ہے اے مرد مسلمان! تیری نماز ، روزہ اور یہ ساری ریاضتں اس وقت تک رنگ نہیں لاسکتیں جب تک ان پر خدا اور رسول ﷺ کی محبت کا رنگ غالب نہ آجائے۔۔۔۔۔۔۔محبت کس کی؟۔۔۔۔۔۔

قرآن سے پوچھو جواب ملتا ہے۔

"والذین امنو اشد" حبا اللہ

اور جو ایمان والے ہیں وہ خدا سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔پھر محبت کس کی۔۔۔۔۔۔۔

قرآن کہتا ہے

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

تم فرماؤ! اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

''لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین''

کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ اور سارے انسانوں سے بڑھ کر پیارا نہ ہو جاوں۔(الحدیث)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت مومن کی پہچان ہے۔۔۔۔اب اگر محبت کے صحیح مفہوم سے آگاہی چاہو تو عشاق مصطفیٰ ﷺ کی نورنور زندگیاں دیکھو لو۔یہ سیدنا بلال حبشیؓ ہیں، تپتی ریت اور دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹائے گئے ہیں، سینے پر گرم تپتے ہوئے پتھر رکھے گئے ہیں، زبان کو دہکتے کو نکلوں سے داغا جارہا ہے، کفار پوچھتے ہیں اب بھی محمد ﷺ کے دین کا ساتھ دو گے تو اس وقت بھی ان کے دہن اقدس سے احد احد کی صدائیں نکلتی ہیں۔۔۔۔۔۔قربان جاؤں ، محبت انسان کو کتنا جری بنا دیتی ہے

۔۔۔۔۔۔اور دیکھو۔۔۔۔۔۔یہ صحابی رسول ہیں،ان کی دو ٹانگوں کو اونٹوں سے باندھ دیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔اونٹ مخالف سمت دوڑائے گئے ہیں اور لو دیکھتے ہی دیکھتے ان کا وجود مسعود دو ٹکڑوں میں بٹ گیا ہے مگر اس صبر و استقامت کے پہاڑ نے اپنے نبی ﷺ کے دین کو نہیں چھوڑا ہے۔۔۔۔۔اے محبت تیری عظمتوں کے قربان جائیں تو کیسا یقین عطا کر دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اور دیکھنا چاہو۔۔۔۔۔۔تو صحابہ کرام کے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔صدیوں کے شراب کے رسیا لوگوں کو ایک حکم ملتے ہی شراب کے مٹکے توڑتے دیکھو۔۔۔۔۔۔۔بدر کے میدان میں روزے رکھ کر غلامان مصطفیٰ ﷺ کو اپنے آقا پر پروانہ وار فدا ہوتے دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سب محبت خدا اور عشق رسول ﷺ کی معجز طرازیاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے بھائی! رمضان کی ،،م،، تسلی دیتی ہے کی اگر تو نے محبت خدا اور محبت رسول ﷺ کو اپنے سینے میں بسا لیا تو پھر روزے کی بھوک اور پیاس تم با آسانی برداشت کر لو گے۔جب بھوک ستائے تو اپنے مہربان رحیم و کریم آقا کی بھوک کو یاد کر لینا! اگر پیاس ستائے تو آقائے ﷺ کے نواسے کو پیاس کی کیفیت میں دین کے لئے سینہ سپر دیکھ لینا، یہ ساری محبتیں تجھے ریاضت کی ہمت بخشیں گی اور ساتھ ہی تیری ریاضت اس پر وقار اور عزت نواز محبت کی بدولت اطاعت میں استقامت کی ضمانت سے بہرہ ور ہو کر تیرے لئے نجات کا سامان بن جائے گی۔پس اے مسلمان! رمضان کا حرف حرف تمہیں پکارتا ہے کی رزم گاہ حیات میں مردانہ وار جیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مصائب و مشکلات کو روندتے ہوئے آگے بڑھو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حب خدا اور حب رسول ﷺ سے روشنی حاصل کرو۔ یہ باطن افروز روشنی تمہارے لئے صراط مستقیم پر استقامت کی ضمانت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اگر تم نے ایسی زندگی گزاری تو یقین رکھو دونوں جہانوں میں نجات پاو گے۔

حیرتوں کی انتہا

کوئی شخص کسی صحراء میں پیاس کی شدت سے دم توڑ دے تو یہ عجیب بات نہیں---------کوئی شجر خزاں میں برگ و بار سے محروم ہو یہ حیران کن نہیں---------کوئی گھر رات کی ظلمتوں میں تاریک ہو تو یہ باعث حیرت نہیں---------قابل صد تاسف اور مقام صد عبرت تو یہ ہے کہ دریا کے کنارے بیٹھ کر کوئی پیاس سے مر رہا ہو---------خوشبوؤں کے موسم میں کسی نخل کے پتے جھڑ رہے ہوں، کلیاں مرجھا رہی ہوں اور آفتاب کی چمکتی روشنی میں بھی کسی کا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا ہو---------میرے دوست! رمضان المبارک کے دریائے رحمت کی حیات آفریں جولانیوں میں بھی اگر تیری روح تشنہ رہی---------نیکیوں کے حسین موسم میں بھی تیرے عمل کا پورا ثواب کے ثمر سے محروم رہا اور ،،اللہ نور السموات والارض،، کے ہر آن، ہر سو بکھرتے جلووں میں بھی تیرا خانہ دل تاریک رہا---------تو پھر تجھ سے بڑھ کر کوئی بدنصیب اور بدبخت نہیں ہو سکتا---------ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت ہے، مگر اس کے لئے جو رحمتوں کا خواہاں ہو---------اس کا دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے، مگر اس کے لئے جو زبان سے اپنے گناہوں کا اقراری ہو اور دل سے مغفرت کا تمنائی ہو---------آخری عشرہ جہنم سے نجات کا عشرہ ہے مگر اس سے کے لئے جس نے جہنم کے راستوں سے منہ موڑ لیا ہو---------اے انسان! اگر رحمتوں کی رم جھم برسی برسات میں تو نے غفلت کی چھتری اوڑھ لی۔ توبہ واستغفار کی قبولت کے وقت بھی تیرا دل سخت اور زبان گنگ رہی اور خدا کی طرف سے مژدہ رہائی اور نجات کی ضمانت ملنے کے باوجود ترے قدم گناہ اور بدی کی راہوں کی طرف بڑھتے رہے، تو پھر جبریل علیہ السلام اور مصطفی ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں اپنی تباہی اور ہلاکت کے لئے تیار ہو جا۔

حسن ترغیب

کاش! تیرے کان ماہ رمضان کی ہررات میں ہونے والی یہ بیدار کن آواز سن سکتے۔تمہارا معبود ہررات پکارتا ہے۔یاباغی الخیر اقبل ویاباغی البشر اقصر اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والے آگے بڑھ اور اے برائی کے طلبگار رک جا اے خدا کے اطاعت شعار بندو! رمضان سے پہلے شیطان ہر لمحے تمہاری گھات میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔نفس کی سرکشی عروج پر تھی۔اس وقت بھی تم امور خیر میں مصروف رہے اور اب تو خدا نے شیاطین کو جکڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔روزوں سے تمہارے نفوس کو کمزور اور روحوں کو قوی کر دیا اب تمہارے معبود محبوب کی طرف آنے والی یہ راہیں کشادہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب بلا خوف وخطر دیوانہ وار بڑھتے چلے جاؤ۔۔۔اے نمازیں پڑھنے والو! اپنے خشوع و خضوع میں اضافہ کرو۔تمہاری راتیں نوافل میں بسر ہونا چاہیئں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اے کبھی کبھی قرآن کھولنے والو! صبح و مسا قرآن کے انوار کو اپنے سینے میں اتارنے لگ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے نیکی کے عادیو! اب تمہاری ہر نیکی کا حسن و جمال نکھر جانا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تیز سے تیز چلو، آگے سے آگے بڑھو۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھو رحمت خداوند تمہارا استقبال کر رہی ہے۔

یا باغی الخیر اقبل اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والو! آگے بڑھو۔۔۔۔۔۔

بانگ ترہیب

اے لیل و نہار گناہ کی زندگی میں آلودہ رہنے والو! رمضان المبارک سے قبل تم نے گیارہ ماہ سرکشی اور نفس پرستی میں گزارے، تم نے خواہشات کو اپنا خدا بنایا۔۔۔۔۔۔جو تمہارے من میں آتا رہا، تم کرتے رہے۔۔۔۔۔۔۔خدائی حدوں کو توڑتے ہوئے تمہیں کبھی خدا کا خوف نہ آیا۔۔۔۔اللہ کریم نے باوجود لاکھ قدرتوں کے تمہیں نیست و نابود نہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔تمہاری رسی دراز رہی۔۔۔۔۔۔۔۔اور اب ذرا ہوش کے ناخن لو ۔۔۔۔۔۔۔اپنے چاروں طرف غور سے دیکھو۔۔۔۔۔۔۔دیکھو اللہ کے بندے کس والہانہ شیفتگی کے ساتھ اس کے حضور جھک رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔بھوک اور پیاس برداشت کررہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ان کے رستے قرآن کے پرتو قدس سے جگمگ جگمگ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔خدا کا سب سے بڑا سرکش اور سب سے بڑا نافرمان شیطان لعین بھی پابجولاں ہے۔اس میں سرکشی کی جرات و ہمت نہیں رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے معصیت کے نشے میں بدمست انسانو!

اب تو حیا کرو! رمضان المبارک کے نیکیوں بھرے حسن افزا ماحول کو اپنے غلیظ نفس کے تعفن سے بدبودار نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔سرکشی اور نافرمانی سے باز آؤ! ورنہ تم شیطان سے زیادہ طاقتور نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔جو قہار و جبار، ابلیس کو زنجیروں میں جکڑ سکتا ہے، وہ تمہارے بدی کی راہوں میں بڑھتے ہوئے قدموں کو بھی توڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے نادان انسانو! اپنے ہاتھوں کو شر سے روکو اس سے قبل کہ وہ قادر مطلق ذات تمہارے ہاتھوں کو توڑ کر رکھ دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے نفس کے بند دیدہ دلیرو! اپنی آنکھوں کو گناہ سے روکو، اس سے قبل کہ وہ ذات تمہاری آنکھوں کا نور چھین لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اے کھلے بندوں مالک الملک کے احکامات توڑنے والو! ماہ صیام کے دنوں میں کھانے پینے سے رک جاؤ، اس سے قبل کہ وہ تمہارے کھانے پینے کے سارے سلسلے ہی منقطع کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے چند روزہ حیات کی ظاہری رنگینیوں پر فریفتہ ہونے والو! ہوش میں آؤ، اس سے قبل کہ وہ ،، محی و ممیت تمہاری زندگی کو،، موت سے ہمکنار کر دے۔سنو! سنو! ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارے خدائے ذوالجلال کی پرہیبت آواز تمہارے لئے

ہزاروں بہتریوں کا سامان ہے۔

یا باغی الشر اقصر

اے برائی کا ارادہ رکھنے والو! رک جاؤ!۔

دعوت عمل

اے نئی روشنی میں آنکھ کھولنے والے نوجوان ! تو یہ کہتا ہے کہ ملافتوے باز ہے۔۔۔۔۔۔میں اچھا خاصا مسلمان ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔میرے باپ دادا مسلمان تھے، میرا نام عبدالرحمان ہے! کیا ہوا، اگر نماز نہیں پڑھتا۔۔۔۔۔۔اگر روزہ نہ رکھوں تو کونسی قیامت ٹوٹتی ہے۔۔۔۔۔۔اللہ تو بہت رحیم وکریم ہے ۔۔۔۔۔۔اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ملا لوگ خواہ مخواہ ڈراتے ہیں، یہ سب ان کی روٹیوں کے چکر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔میرے دوست! تجھے غلطی لگی ہے۔۔۔۔۔۔میں بھی تیرے ساتھ کا جوان ہوں۔۔۔۔۔۔میں بھی انہی کالجوں میں پڑھا ہوں، جہاں تو طلب علم کے لئے سرگرداں ہے۔۔۔۔۔۔۔میرے قریب آ، میں تیرے ذہن و ضمیر میں چھپے ہوئے تشکیک کے سارے کانٹے نکال دوں گا۔دراصل تو روزہ اس لئے نہیں رکھتا کہ نفس پر بھاری ہے۔۔۔۔۔۔۔صبح و شام تک بھوکے پیاسے رہنا پڑتا ہے۔جان سے پیاری سگریٹ سے جدائی برداشت کرنا پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔بھوک سے تیرا جسم کمزور ہوتا ہے اور تیری پرسنلیٹی (Personality) خراب ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔تیری سمارٹنس (Smartness) میں کمی آتی ہے۔۔۔۔۔۔یا پھر تیرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ خدا اپنے نافرمانوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔۔یا تو یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ زندگی بس اسی دنیا تک ہے۔۔۔۔۔۔۔انسان اپنے اعمال میں جانوروں کی طرح آزاد ہے جو جی میں آئے کرے۔۔۔۔۔۔کوئی باز پرس کرنے والا نہیں۔۔۔۔۔۔کاش! تو دو روزہ زندگی کی حقیقت سمجھ جاتا!۔۔۔۔۔۔کاش ! تجھے جسم کی صحت و قوت کے اصول پتہ ہوتے۔۔۔۔۔۔کاش ! تو پرسنیلٹی (personality) ڈی ویلپ (Develop) کرنے کے طریقے جان لیتا۔۔۔۔۔۔۔میرے بھائی! جو مشینری چوبیں گھنٹے چلتی ہے بالآخر خراب ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔بجلی کے پنکھے اور موٹریں گرم ہونے پر روک کیوں دیتے ہو۔اس لئے تاکہ وہ جل نہ جائیں۔۔۔۔۔ میرے پیارے !روزے کی بھوک تجھ پر ظلم نہیں! یہ تیرے معدے کی مشین کو ذرا ریسٹ دینے کا بہانہ ہے۔۔۔۔۔۔۔عجیب بات ہے کبھی تو اپنے جسم کو سڈول اور سمارٹ رکھنے کے لئے ڈائیٹنگ کرتے ہو اور کبھی کسی بیماری سے بچنے کے لئے ڈاکٹروں کے کہنے پر کھانا چھوڑ دیتے ہو۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر کہے کہ نمک نہ کھاؤ، ورنہ بلڈ پریشر تمہاری جان لے لے گا، تو نمک چھوڑ دیتے

ہو۔ ڈاکٹر چینی سے منع کرے تو میٹھی چیزوں سے اجتناب کرنے لگ جاتے ہو ----------حیرت ہے-------نمک کو ملاحت، چینی کو حلاوت دینے والا کائنات کی اک اک چیز کو بنانے اور اس کے نفع و نقصان کو جاننے والا-------تمہارا پروردگار تمہیں روک رہا ہے کہ تمہارے جسم کی بہتری اس میں ہے-------تمہاری روح کی بہتری اس میں ہے -------تمہاری عقل کی بہتری اس میں ہے کہ اس سال میں ایک مہینہ دن بھر کھانے پینے سے رک جاؤ تو تم رکتے نہیں------خود ہی فیصلہ کرو

تمہارے نزدیک خدائی بات اعلیٰ ہے یا طبیبوں کی بات افضل---------------

ایک حسن افروز شغل

مرے ساتھی!

ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ روزہ جسم کی زکوۃ ہے۔۔۔۔۔اور زکوۃ کا معنی سے پاک ہونا، حسین و سرسبز ہونا،نشوونما پانا۔۔۔۔۔گویا روزہ تو تمہارے جسم و جاں کو پاک ومطہر اورلطیف و نظیف بناتا ہے۔۔روزہ تو تمہارے جسم کو فاسد مادوں سے پاک کرکے حسن و رعنائی بخشا ہے۔

حافظہ بڑھانے کا نسخہ

اگر تم طالب علم ہوتو یقیناً پڑھنے کے لئے قوت حافظہ میں اضافہ چاہیے ہوگا۔جس کا حافظہ تیز ہوتا ہے وہ ذہین ہوتا ہے۔تھوڑے وقت میں زیادہ باتیں یاد کر لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور سنو ! ساری دنیا کے دانشور، طبیب، حکیم، فلسفی اور صوفیاء اس بات پر متفق ہیں کہ حافظہ کم کھانے سے بڑھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم خود تجربہ کرلو،رات کوخوب پیٹ بھر کر کھاؤ اور پھرکوئی سبق یاد کرو۔۔۔۔۔۔۔۔چند منٹوں کے بعد اناج کا بوجھ تمہیں نیند کی آغوش میں لے جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔اوراگر منہ پر پانی کے چھینٹے ڈال کے جاگتے بھی رہے،تو ورق گردانی کے سوا کوئی بات پلے نہیں پڑے گی،اس کے برعکس ہلکی سی غذا کھا کر پڑھنے بیٹھوتو دیکھو،کس طرح ہشاش بشاش رہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری مانو!اگر قوت حافظہ کو تیز کرنا چاہتے ہو،عقل کی نشوونما چاہتے ہو تو نہ صرف رمضان کے روزے رکھو،بلکہ ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳،۱۴،۱۵تاریخ روزہ رکھا کرو۔یہ آدم علیہ السلام اورحضوررحمت عالم ﷺ کی سنت ہے۔

ترقی کے راز

میرے دوستو! تو نے کئی امتحان دیئے اور پاس کئے ہوں گے تجھے پتہ ہے امتحان طلباء کو محض پریشان کرنے کے لئے نہیں، انہیں اگلی کلاسوں میں ترقی دینے کے لئے ہوتا ہے، لیکن ترقی بھی ہر کسی کو نہیں ملتی، جو محنت کرتا ہے پاس ہوتا ہے، جو نکمار ہتا ہے، امتحان کی تیاری نہیں کر تا فیل ہو جاتا ہے۔۔۔۔روزہ بھی ایک امتحان سمجھ لو۔۔۔۔جس کا مقصد تمہیں اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجوں میں ترقی دیتا ہے۔

۔اللہ کریم کا ارشاد ہے۔

ولنبلو نکم بشی من الخوف والجوع

ترجمہ:۔اگر خدا تمہیں بھوک دے کر آزمانا چاہتا ہے تو ہمت نہ ہارو۔۔۔۔۔ماہ رمضان کے روزے رکھو، بھوک برداشت کرو، جسمانی کمزوری کی آزمائش پر پورے اترو اور روحانی منزلیں کامیابی سے طے کرتے چلے جاؤ۔۔۔بھوک تمہاری جان نہیں لے سکتی۔۔۔۔۔۔۔ کھانے کی کمی کمزور نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔

لوگو! تم سمجھتے ہو کھانا تمہارا پیٹ بھرتا ہے، پانی تمہاری پیاس بجھاتا ہے، کپڑا تمہاری ستر پوشی کرتا ہے۔۔۔۔۔۔نہیں نہیں! ایسی بات نہیں ۔۔۔۔۔۔۔اللہ ہی ہے جو تمہارا شکم بھرتا ہے مگر کھانے کے ذریعے، اللہ ہی ہے جو تمہاری پیاس دور کرتا ہے مگر پانی کے ذریعے اور اللہ ہی ہے جو تمہارا ستر ڈھانپتا ہے مگر کپڑے کے ذریعے(الفتح الربانی) فکر نہ کرو، موت اللہ کے حکم سے اپنے وقت پر آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔اللہ کے حکم بجالاتے ہوئے روزے رکھتے جاؤ، اللہ تمہارے رزق کو اپنی برکتوں سے وسیع فرمادے گا۔۔۔۔۔۔۔۔روزہ تو اپنی جگہ بے پناہ فضیلت کا حامل ہے۔محض بھوک بھی بڑی افضل شے ہے۔۔۔۔۔۔بڑے شرف وکمال والے ہیں اللہ کے وہ بندے جنہیں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کھانے پینے کی بھی ہوش نہیں رہنے دیتی۔حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:،،ایک بھوکے پیٹ والا ستر

عابدوں سے اللہ کو بہت پیارا ہے۔۔۔۔۔۔روزے کے امتحان سے جب مسلمان سرخرو ہوکر نکلتا ہے تو اس کے اخلاق وعادات ایک متاثر کن بارش رنگ ونور سے ڈھل جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی سیرت کا حسن وجمال نکھر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔کئی سعید انسان ایسے بھی ہیں جو حضور رحمت عالم ﷺ کی اس حدیث جمال کا مصداق بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ،، اپنے شکم بھوکے رکھو، پیاسے اور جسم لاغر شاید تم اسی دنیا میں دل کی آنکھوں سے اپنے رب کے جمال کا مشاہدکرلو'' اے میرے دوست! ۔۔۔۔۔۔۔اب کہو یہ کامیابی کیسی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے مقابل دنیا کے کون سے امتحان کی کامیابی لاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔ وہ امتحان جو محض تمہاری دنیاوی تعلیم میں ایک درجہ اضافہ کریں، ان کے لئے تم رات دن ایک کر کے تیاری کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ایسا امتحان جو تمہیں تمہارے خالق و مالک اور معبود و مسجود محبوب کے دیدار سے مشرف کر سکتا ہے، اس سے دور بھاگتے ہو۔۔۔۔۔۔اگر دین و دنیا کے ہر امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہو تو روزے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلسفہ مصائب

میرے بھائی ! تم یہ کہتے ہو کہ جون کی شدید گرمی میں بھوک اور پیاس برداشت نہیں ہوتی کبھی یہ سوچتے ہو کہ ہمارے دین نے ہمیں تکلیف میں ڈالا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔میرے بھائی ! ہر دکھ اور تکلیف میں تیری بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مصیبتیں ہی مسرتوں اور شادکامیوں کا سامان ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ذرا غور کرو! لکڑی کشتی بننے تک کتنے زخم اور دکھ سہتی ہے، تب جا کر خود تیرتی ہے، دوسروں کو تیراتی ہے۔۔۔۔۔۔۔زمین کا سینہ کسان ہل سے چیرتا ہے تو اس کی گود بھی اناج سے ہری بھری ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔لوہا اگر آگ میں جلتا ہے تو مختلف آلات کا روپ دھارتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیج مٹی میں دفن ہو کر سختیاں برداشت کرتا ہے تو پورا تنا، پتے، پھول اور پھل حاصل کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔غرض! اس کارخانہء ہستی کا کون سا کام ہے؟ کون سا فائدہ ہے؟ جو بغیر کسی محنت اور تکلیف کے حاصل ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دوست! اپنے نفس کے سخت لوہے کو روزے کی آگ میں ڈال دے، یہ ایسی تلوار بن جائے گا جو ہر برائی کو قطع کر کے رکھ دے گا۔۔۔۔۔۔اپنی روح کو رمضان کی زرخیز زمین میں دفن ہونے دے، پھر دیکھنا حب خدا عشق رسول ﷺ نیکی، بھلائی اور فوز و فلاح کے کیسے کیسے گلزار مہکتے ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان چند دنوں میں بھوک اور پیاس برداشت کر لے، کل جنت کے میوے اور کوثر کا پانی تجھے فرحت بخشیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔آج کی گرمی سہار لو، کل جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے۔ انسان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اس کے بدلے مصیبت ٹلتی ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

عقل وخرد کا نور اور جمال فاقہ مستی

اے دن رات عقل وخرد کی برتری کے گیت گانے والے! کاش! تو عقل ہی سے رہنمائی حاصل کر لیتا۔تم نے بازار کائنات میں اس عقل کی کرشمہ کاریاں دیکھی ہوں گی جس کاروبار میں ایک انسان نفع کماتا ہے، دوسرا بھی اس میں ہاتھ ڈال لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جن ذرائع سے ایک قوم سر بلند ہوتی ہے، دوسری بھی انہی کو اختیار کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔امریکہ خلا میں جائے، روس پیچھے نہیں رہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیات انسانی کو سہولتیں پہنچانے کے لئے جاپان نے کیسی کیسی مشینری ایجاد کی ہے اور دوسرے قومیں کس طرح ہی نئ ایجاد کو قبول کرتی چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔کہنا یہ چاہتا ہوں کہ دنیا کے فائدے کے لئے بھی عقل انسانی دوسرے انسانوں کی کامیابی کو مشغل راہ بناتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے ذراہٹ کر اپنے معاشرے میں روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لو، جس کام کو چار معتبر آدمی کرنے لگتے ہیں، وہی سوسائٹی کا طرہء امتیاز بن جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔با اختیار لوگ جس کام میں شریک ہوں، وہ کام عام لوگوں کی نظر میں باوقار ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اپنی قوم تو اس کام میں اس قدر تیز ہے، کہ نفع دیکھتی ہے نہ نقصان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔معززین شہر کا دماغ چل جائے تو یہ ان کی حماقتوں کی بھی پیروی کرتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پچھلے سالوں ایک حکمران نے سر کے بال اور قلمیں کیا بڑھائیں کہ پوری قوم اس کی بہروپیت کی لپیٹ میں آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بڑے بوڑھوں نے بھی گدی پر سفید بال بڑھالئے اور سفید قلمیں تھیں کہ مارے ندامت کے کانوں سے نیچے جھکی جھکی پڑتی تھیں۔اے میرے قوم کے عقلمند نوجوان ۔۔۔۔۔۔اگر تیرا اصول یہی ہے کہ جس کام کو معزز یا کامیاب یا با اختیار لوگ کریں، وہ کیا جائے تو آ تجھے میں ایسی ایسی نورانی ہستیوں سے متعارف کراتا ہوں جنہوں نے ساری ساری عمر دن کے روزوں کی مشقت اور راتوں کی بیداریاں برداشت کیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ دیکھ ان کی پیشانیاں ایسی تاباں ہیں کہ تاریکیاں آج تک دور بھاگتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جھنگ کے باھوؒ

پاکپتن کے بابا فریدؒ

کلیر کے صابرؒ

دہلی کے محبوب الٰہیؒ

اجمیر کے خواجہ خواجگانؒ

سرہند کے مجدد الف ثانیؒ

لاہور کے داتا علی ہجویریؒ

اور بغداد کے جنیدؒ

اور سید الاولیاء غوث الاعظم کو دیکھو ــــــــــــــــــــــــــ

یہ سب حب خدا میں غرق، بوریا نشین، فاقہ مست تھے ـــــــ مگر خاک نشین ،ایسے کہ وقت کے تخت نشین ان کے تلوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ اور تاج کی زینت بناتے تھے۔

یہ ظاہرا حکومت و اختیار سے دور بے اختیار تھے، مگر قدرت و اختیار ایسا کہ بادشاہ کو پیغام بھجتے تھے کہ اگر شام سے پہلے پہلے تم نے اپنے فلاں مجرم درباری کو سزا نہ دی ،تو تمہاری جگہ کوئی اور بادشاہ مقرر کر دیں گے ـــــــــــــ یہ انہیں کا مقام تھا کہ بادشاہ ملنے کی خواہش ظاہر کرے تو جلال میں آ کر فرمائیں کہ دنیا کے کتوں کے لئے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں ـــــــــــــــــ جی ہاں ! یہ وہ مقدس ہستیاں تھیں کہ عوام سے لے کر خواص تک سب ان کے کفش بردار، دنیا ان کے گھر کی کنیز اور دولت ان کی لونڈی تھی ـــــــــــــــ مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر پھینکیں تو سارے ڈھیلے سونا بن جائیں ـــــــــ اتنے اختیار و اعزاز و افتخار ہوتے ہوئے بھی یہ فاقہ مست لوگ تھے ـــــــــ نہ صرف رمضان کے روزے رکھتے تھے، بلکہ ساری زندگی ہی بھوکوں گزرتی تھی۔ اور دیکھنا چاہو تو رومیؒ جامیؒ رازیؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ امام مالکؒ امام مالک اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کو دیکھو ـــــــ کیا ان کے تقوی و ورع اور علم و کمال سے انکار کر سکتے ہیں ـــــــــــــ یہ سب علم کے جگمگاتے مینار ہیں۔ ان سے پوچھو ، سب گواہی دیں گے، ہم نے فاقہ مستی میں ایسا جمال دیکھا کہ کہیں اور نہ ملا۔ اور آگے چلو ــــــــــ ادب و احترام سے دیکھو ــــــ یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی جماعت ہے ــــــــــ ان کی فاقہ مستی کے تو طور ہی نرالے ہیں ـــــــــــــــ جب حسن یار کے جلوے نگاہوں کے سامنے ہوں تو پھر پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی زندگی ہنسی مسکراتی نظر آتی ہے ـــــــــ جمال یار نگاہوں میں بس جائے تو پیٹ پر پتھر باندھے یہ مقدس و مطہر زندگی بھی اس محبوب کے قدموں پر نچھاور کرنا آسان ہو جاتا ہے ـــــــــــــــ ذرا بدر کے تپتے ہوئے میدان کی طرف دیکھو ـــــــــ آسمان سے موسم گرما کا سورج آگ برساتا ہے، ریت کڑاہی کی

طرح تپتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۳۱۳ مجاہد بے سروسامان ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مقابلے میں کفار کا ایک ہزار لشکر کیل کانٹے سے لیس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیااس شدید گرمی کے وقت شدیدآزمائش اور مصیبت کے وقت نبی ﷺ کے غلاموں نے روزے چھوڑے؟ نہیں! انہوں نے روزے رکھ کر ایسی جنگ لڑی کہ تا ابد کفرکوسرنگوں کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عقل والے ہو تو انہی کی کامیابی اور روشن زندگیوں کو سامنے رکھو، روزے ترک نہ کرو۔اور دیکھنا چاہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک انبیاء کرام علیہم السلام کےنورانی وجود دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب کی زندگی اطاعت خدا کا سبق دے رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عقل کے پجاریو ! کیا ان نفوس قدسیہ سے بڑھ کر کوئی کامیاب ہو گا کہ جس کی تم پیروی کروگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھران سب کے سردار، مومنوں کے سینوں کی بہار، مسلمانوں کے آنکھوں کے نور، سید الرسل ﷺ کی حیات طیبہ کا ورق ورق دیکھو۔۔۔۔۔۔اگر غلاموں کے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہواہے، تو آقانے تین پتھر باندھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ان کی ساری زندگی ایسی گزری کہ ہر دوسرے دن گھر میں آگ نہیں جلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب وہ کائنات کے تمام عقلندوں کے سردار ہو کر، دونوں جہانوں کے تاجدار ہوکر، خالق کائنات کے محبوب ہو کر بھی روزے کی مشقت برداشت کرتے ہیں،تو اے عقلمند انسان! تیری عقل کو کیا ہو گیا کہ روزے ترک کرنے میں بہتری سمجھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔عقل وخرد کی سلامتی یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو تے ہوئے رکھو، ورنہ یہ بے لگام عقل تمہیں جہنم میں پہنچا کر دم لے گی۔

دوٹوک بات

اے میرے مسلمان بھائی! مجھے بتا! تو مسلمان کیوں ہے؟-----------تو مومن ہے تو ایمان کی حلاوت سے نا آشنا کیوں ہے؟-----------ایمان کی لذت سے تو وہی لطف اندوز ہوتا ہے جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو جاتا ہے۔(الحدیث) کیا تو راضی ہے؟-----------اگر تو اللہ کو اپنا رب مانتا ہے، لاشریک معبود تسلیم کرتا ہے، تو سن! تیرے رب کا فرمان ہے-------------ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا (وہ قرآن) جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور واضح دلائل ہیں ان کتب سے جو ہدایت میں اور حق وباطل میں فرق کرنے والی ہیں-----------پس جو شخص یہ (مقدس) مہینہ پائے، اس پرلازم ہے کہ روزہ رکھے------البتہ! بیماراور مسافر کی آسانی کے لئے رحیم و کریم رب نے فرمایا---------اور جو شخص بیمار ہو یا مسافر ہو، وہ اوردنوں میں گنتی پوری کرلے----------اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ آسانی منظور ہے اور تمہارے ساتھ دشواری منظور نہیں ہے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے-----------کہ تو اللہ کو اپنا معبود تسلیم کرے اور اس کے حکم کو ٹھکرادے، جب روزہ تیرے رب کے حکم سے ہے تو تو اسے کیو نکر چھوڑ سکتا ہے---------
اگر تو اسلام کے دین ہونے پر راضی ہے تو تجھے جاننا چاہئے کہ روزہ اسلام کا بنیادی رکن ہے--------اس کے بغیر تمہارے اسلام کی عمارت مکمل نہیں رہ سکتی----------اور پھر اگر تم سیدنا و مولانا محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو تو پھر رمضان کے روزے ان کا حکم بھی ہے اور ان کا معمول بھی-------------کیا تو اپنے نبی ﷺ کے حکم کو چھوڑ کر ان کا امتی رہ سکتا ہے؟---------دو باتوں میں سے ایک ہی بات ہوسکتی ہے یا روزہ رکھ کر سید الانبیاء کے امتی، اللہ کے مطیع بندے اور دین اسلام پر یقین رکھنے والے مومن بن جاؤ اور یا روزہ نہ رکھ کر اپنے نبی کریم ﷺ کے نافرمان، اللہ کے باغی اور اسلام کے منکر کہلاؤ!-----------

----

حرف حرف روشنی

اے میرے مسلمان بھائی! میں تجھ سے واقف نہیں۔۔۔۔۔۔۔تو مجھے نہیں جانتا!
۔۔۔۔۔۔۔۔نہ تیری جائیداد سے مجھے کچھ فائدے کی تمنا ہے اور نہ تو مجھ سے کسی دنیاوی فائدے
کی امید رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ہاں !۔۔۔مگر ایک دین کا رشتہ ضرور ہے۔۔۔۔میری یہ ساری گفتگو
اور قلمکاری اس لئے ہے کہ میرے نبی جیﷺ نے فرمایا:"جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہی اپنے
مسلمان بھائی کے لئے پسند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے بھائی! مجھے دوزخ کی آگ سے بہت خوف
آتا ہے۔۔۔۔۔۔میں تو اپنی ناتواں ہڈیوں کو جہنم کی آگ میں چٹختا ہوا برداشت نہیں کر سکتا
۔۔۔۔۔۔میں تیری لئے بھی دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں کہ آگ تو آگ ، جہنم کی گرم ہوا
بھی تجھ کو نہ چھو سکے!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اپنی سی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔بڑے اخلاص
سے دعوت دی ہے۔۔۔۔۔۔کاش میں تجھے روزہ رکھنے پر مائل کر سکتا۔۔۔۔۔۔میری بات سنو، آؤ
میں تمہیں تمہارے خالق ومالک کا فرمان سناتا ہوں۔اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کئے گئے، جیسے
ان پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے ہوئے،تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔چند دنوں کا پھر تم
میں جو جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرےاور جو طاقت نہیں رکھتے،
وہ فدیہ دیں،ایک مسکین کا کھانا،پھر جوزیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اورروزہ رکھنا
تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔۔۔۔۔۔ماہ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا، لوگوں کی
ہدایت کواور حق وباطل میں جدائی بیان کرنے کے لئے تو تم میں جوکوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے
اور جو بیمار یا سفر میں ہو،وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔اللہ تمہارے ساتھ آسانی کاارادہ کرتا
ہے،سختی کاارادہ نہیں فرماتا اور تمہیں چاہئے کہ گنتی پوری کرو او اللہ کی بڑآئی بولو کہ اس نے تمہیں
ہدایت کی اوراس امید پر کہ اس کے شکر گزار ہو جاؤ! اوراے محبوب جب میرے بندے تم سے
میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں،دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں،جب وہ مجھے
پکارے تو انہیں چاہئے کہ میری بات قبول کرلیں اور مجھ پر ایمان لائیں اس امید پر کہ راہ پائیں
"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لفظ لفظ سچائیاں

کسی فلسفی سائنسدان کے افکار محض فلسفہ ہو سکتے ہیں، کسی مفکر کے خیالات ایک مفروضہ یا نظریہ ہو سکتے ہیں۔۔۔کسی سائنسدان اور دانشور کی بات کل سچ تھی تو آج جھوٹ ثابت ہو سکتی ہے، لیکن اے میرے مسلمان بھائی! تیرے نبی ﷺ کے فرمان اقدس میں شک کی قطعی گنجائش نہیں۔۔۔۔اس لئے کہ وہ تو ایسے مخبر صادق ﷺ ہیں جن کی صداقت کی گواہی ان کے جان کے دشمن بھی دیتے ہیں۔۔۔۔تیرے نبی ﷺ رحمت عالم ہیں۔۔۔۔۔اور تجھے پتہ ہے رحمت تکلیف دہ نہیں ہوتی، وہ فائدہ بخش، نفع رساں اور باعث تسکین جاں ہوتی ہے۔۔۔۔اس لئے نبی رحمت کا ہر حکم تیری بھلائی ہی کے لئے ہے۔۔۔۔۔۔جس بات کا وہ حکم دیں اس پر عمل ہی میں تمہاری بہتری ہے اور جس بات سے روک دیں اس پر عمل میں تمہارے لئے نقصان ہی نقصان ہے۔۔۔۔۔رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے والے اپنی جان اور ایمان کے خود دشمن ہیں۔۔۔۔۔۔جبرائیل امین نے دعا کی کہ جو شخص اپنی زندگی میں رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی رحمتوں سے مستفیض ہو کر اپنی مغفرت نہ کرا سکے، وہ ہلاک ہو جائے، حضور اکرم ﷺ نے آمین فرمایا۔اے بے عمل مسلمان! ذرا غور کر جبرائیل امین کی دعا "مصطفیٰ" علیہ التحیہ والثناء کی آمین کے بعد تو عذاب الٰہی سے کیسے بچ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔رمضان المبارک کی عظمتوں سے آگاہی چاہتا ہے تو آ۔۔۔۔۔۔اپنے رحیم کریم آقا کے ارشاد گرامی سن! اور اگر تجھے ان پر عمل کی توفیق بھی نصیب ہو گئی، تو تیرے دونوں جہاں روشن ہو جائیں گے۔حضرت سلمان فارسی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے رمضان کا چاند دیکھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔۔۔۔۔۔لوگو! تم پر ایک فضیلت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے۔اس کی ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی ہے جو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔۔۔۔اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے اور قیام لیل کو ثواب ٹھرایا۔۔۔۔جس نے رمضان میں ایک نیکی کی گویا وہ دوسرے دنوں میں اس نے ایک فرض ادا کیا۔۔۔۔۔۔اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا، گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے۔۔۔۔۔یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔۔۔یہ غمخواری کا مہینہ ہے۔۔۔۔۔اس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ہے۔۔۔۔۔جس نے رمضان میں کسی کا افطار کرایا۔اس کے لئے روزہ گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے رہائی کا ذریعہ ہو گا۔۔۔۔۔۔اور روزہ دار کے ثواب میں کمی کئے بغیر اس کو روزہ دار کی مانند ثواب ملے گا۔۔۔۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سب اس قابل نہیں کہ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائیں۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دے گا جو روزہ دار کو ایک کھجور کھلا دے یا ایک گھونٹ پانی

پلادے۔۔۔۔۔اور جو روزہ دار کو ایک کھجور کھلائے گا، اللہ تعالی اس کو میرے حوض کوثر سے پانی پلائے گا کہ جنت میں داخلے تک پھر پیاس نہ لگے گی۔۔۔۔۔اور یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا دوزخ سے نجات ہے۔۔۔۔۔۔جس نے رمضان المبارک میں اپنے غلام سے ہلکی خدمت لی، اللہ تعالی اس کو بخش دے گا اور دوزخ سے آزاد کردے گا۔۔۔۔۔۔۔۔(بیہقی) حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کی جب پہلی رات ہوتی ہے تو رضوان جنت سے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ امت محمدیہ کے لئے جنت سجادو اوراس کے دروازے بند نہ کرو جب تک یہ مہینہ ختم نہ ہو انہیں نہ کھولو۔ پھر جبریل کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر اترو اور سرکش شیاطین کو جکڑ کر باندھ دو، تاکہ وہ امت محمدیہ ﷺ کے روزہ داروں کے روزوں میں خلل نہ ڈال سکیں۔۔۔۔ایک حدیث شریف میں حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تمام ماہ رمضان اللہ تعالی ندا فرماتا ہے، اے میرے بندو اور بندیو! تم کو بشارت ہو۔ صبر کرو اور میرے احکام کی پابندی کرو۔ میں عنقریب تمہاری مشقتیں دور کردوں گا اور تم میری رحمت اور کرامت کو پہنچ جاؤ گے ایک اور حدیث میں فرمایا: کہ ہر آسمان پر ایک ندا دینے والا فرشتہ ہوتا ہے، کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے اس کی توبہ قبول کی جائے۔۔۔۔۔۔کوئی مانگنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے، کوئی مظلوم؟ جس کی مغفرت کردی جائے ۔۔۔۔۔۔۔کوئی سائل ہے؟ جس کے سوال کو پورا کردیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب رسالتماب ﷺ نے ارشاد فرمایا" جب تک میری امت ماہ رمضان کی حرمت باقی رکھے گی، رسوا نہیں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ رسوائی کیسی؟ فرمایا کہ رمضان میں جس نے حرام کا ارتکاب کیا، کوئی گناہ کیا، شراب پی یا زنا کیا، اس کا رمضان (کا کوئی روزہ) قبول نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔اور آئندہ سال تک اس کی کوئی نیکی نیکی کی صورت میں قبول نہ ہو گی۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری امت کو شہر رمضان میں پانچ باتیں عطا کی گئی جو پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی۔1۔ روزے دار کے منہ کی بو، اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔2۔فرشتے ان کے لئے مغفرت وبخشش کی دعا کر تے ہیں، حتی کہ روزہ افطار کریں۔3۔ متکبر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔4۔اللہ تعالی ہر روز جنت کو آراستہ فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ قریب ہے۔میرے بندوں کی تکلیف و کمزوریاں دور ہوجائیں۔5۔ آخری رات میں انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆
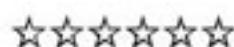
اقوال بزرگان دین

بات بات مستند

دنیادر حقیقت ایک دن سے زیادہ نہیں اور ایک دن کا روزہ کیا دشوار ہے۔

(حضرت ذوالنون مصریؒ)

دنیا سے روزہ رکھ اور موت سے افطار۔ (مکتوبات)

روزہ نصف طریقت ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

ہر طاعت کی جزا معین اور جزاء روزہ نعمت دیدار ہے۔

(نظام الدین اولیا)

عرفان فاقہ مستی

سلام ہو ان نوجوانوں کے شباب پر جو ہر گناہ سے بیزار ہو گئے۔۔۔سلام ان نوجوانوں کی ہمت پر جنہوں نے بدی کے ماحول سے بغاوت کردی۔۔۔سلام ہو ان نوجوانوں کی شوق پر جنہوں نے شیطان کو لتاڑتے ہوئے نیکی کا پرچم بلند کردیا۔۔۔۔سلام ہوان نوجوانوں کی بچی سوچوں پر جو اپنے انہیں توبہ کے دروازے تک لے آئیں۔۔۔۔۔سلام ہو ان نوجوانوں کی اشکبار آنکھوں پر جو اپنے گناہوں پر ندامت سے نہنے لگیں۔سلام ہو ان نوجوانوں کے قلوب پر جو خدا اور رسول ﷺ کی محبت میں سرمست و سرشار ہو گئے۔۔۔سلام ہو ان نوجوانوں پر جنہوں نے موسم گرما کی شدید گرمی میں رمضان کے روزے رکھ لئے۔۔۔۔۔اے میرے نوجوان دوست!جب تو اپنے معبود اور محبوب کا حکم مان کر روزے رکھ لئے ہیں تو یہ بھی جان لے کہ صوم کی حقیقت کیا ہے۔روزہ وہ عبادت ہے جسے اسلام کے پانچ ارکان (کلمہ،نماز،روزہ،زکوۃ،جہاد) میں شمار کیا جاتا ہے۔جس طرح کوئی عمارت چار دیواروں اورچھت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، ایسے ہی اسلام کی عمارت ان پانچ ارکان کے بغیر مکمل نہیں رہ سکتی۔جو آدمی روزہ چھوڑ دیتا ہے،گویا وہ اپنے دین کی عمارت خود توڑ دیتا ہے۔۔۔اللہ کریم نے ارشادفرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے ایمان والو! تم پر وزے فرض کردیے گئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے،تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

"یا ایھاالذین امنو!" کے الفاظ میں جو دلکشی اوردلفریبی ہے اس عربی لغت سےواقف لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت حسن بصریؒ

فرماتے ہیں کہ جب یہ خطاب سنوتو ہمہ تن گوش ہوجایا کرو کہ تمہارا خالق ومالک تم سے خطاب کررہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت امام جعفرصادق فرماتے ہیں"یہ ارشاد سن کر دو باتوں کے لئے تیار ہوجایا کرو،یاتواللہ تمہیں کسی کام کےکرنے کا حکم دے گا اور یا کسی کام سے منع کرے گا۔۔۔حضورغوث لاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی جنہوں نے مندرجہ بالا قول نقل کیا ہے خودفرماتے ہیں کہ "یا" حرف نداہے۔ "ایھا" حرف تنبیہ ہے اور "الذی" اس پرانے تعلق کی علامت ہے جو پکارنے والا مخاطب سے رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یوں سمجھ لو کہ اللہ تعالی ان پرانے واقف راز لوگوں کومخاطب کر

رہا ہے۔جنہوں نے روزازل ہی سے بلیٰ کہہ کر اس کے رب ہونے کا اقرار کرلیا تھا۔۔۔۔۔۔۔مطلب یہ ہے کہ جب وہاں اقرار تھا اس کی ربوبیت کا تو یہاں انکار کیسے ہوگا اس کی اطاعت سے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ لکھا کی "یا" لفظ پیار کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔پھر معنی یہ ہوگا کہ رب نے جب مسلمانوں پر روزے کی مشقت فرض کرنا چاہی تو بڑے پیار سے ارشاد فرمایا "اے میرے ایماندار بندو! یا اے اپنے دلوں میں میری یاد بسانے والو! یا اے مجھ سے محبت و عشق کا تعلق رکھنے والے دیوانو! گھبرانا نہیں، گھبرانا نہیں!

تم اگر مجھ پر ایمان رکھتے ہو، مجھ سے محبت کرتے ہو تو میں ہی وہ رحیم کریم اور علیم و حکیم ذات ہوں جو تم پر روزے فرض کررہا ہوں۔اس طرح ایمان والوں پر روزے کی گرانی کی مزید کم کرنے کے لئے فرمایا کہ تمہیں گمان نہ ہو کہ تم تنہا اس مشقت میں ڈالے گئے۔نہیں بلکہ

"کما کتب علی لذین من قبلکم"

جس طرح تم سے پہلوں پر روزے فرض تھے اسی طرح اس ذی شعور مخلوق کی عقل کی تسلی کے لئے فرمایا لہ روزے کا مجاہدہ بے مقصد نہیں، بلکہ وہ اس لئے ہے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور جب تم متقی بن گئے تو میری محبت کی خلعت فاخرہ سے نوازے جاؤ گے۔ان اللہ یحب المتقین" بے شک اللہ متقین سے محبت کرتا ہے۔"

آداب فاقہ مستی

اب ذرا صیام کا جائزہ لو، یہ صوم کی جمع ہے اور اس کا مادہ اشتقاق ۔۔۔۔۔صام ہے۔۔۔۔۔صام کے معانی رکنے کے ہیں۔جیسے سورج مشرق سے طلوع ہو کر منزلیں طے کرتا ہوا نصف النہار پر آ کر رکا ہوا معلوم ہوتا ہے تو کہتے ہیں صیام النہار۔۔۔۔۔۔۔۔جب تیز ہوا کا بگولا چکر لگاتے رک جاتا ہے تو کہتے ہیں۔۔۔جب بھاگتا ہوا گھوڑا رک جاتا ہے کہتے ہیں "صامت الریح"۔۔۔۔صام الخیل۔۔۔۔ان مفاہیم کو روزے پر منطبق کریں تو مطلب یہ ہوتا ہے۔۔۔جب انسان کی نفسیاتی خواہشات کے تندوتیز بگولے خدا کے خوف سے رک جائیں تو یہ روزہ ہے۔۔۔۔۔یا یوں کہو کہ انسان کے نفس کا گھوڑا بدی کی راہوں پر سرپٹ دوڑتا رمضان کے مہینے کی برکت سے رک جائے تو یہ روزہ ہے۔اسی لئے اسلامی اصطلاح میں روزہ کی تعریف ایسی عبادت ہے جس میں انسان صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع سے رک جاتا ہے۔

میرے بھائی!

اگر خدا نے تجھے روزہ رکھنے کی توفیق دی ہے تو اس کے آداب و شرائط کی بھی خوب حفاظت کیا کر۔۔۔۔۔۔۔۔حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا (نسائی ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بات اور اس کے مطابق عمل کو نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانہ پینا چھڑانے کی کوئی حاجت نہیں ہے (صحیح بخاری)

مشکوۃ شریف کی حدیث ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ اور احتساب کے ساتھ (یعنی روزے کے حقوق سمجھے اور منہیات سے اپنی حفاظت کرے تو اللہ اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردے گا۔ اس لئے یہ سمجھ لینا کہ محض کھانے پینے سے رک جانا ہی روزہ ہے، صحیح نہیں، امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ پانچ چیزیں ہیں جو روزے کو فاسد کردیتی ہیں۔

(۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغل خوری (۴) جھوٹی قسم (۵) شہوت کے ساتھ نظر۔۔۔۔۔۔۔۔حدیث نبوی

ﷺ ہے جب تم روزہ رکھو تو اپنی آنکھ، کان ، زبان، ہاتھ اور جسم ہر عضو کا روزہ رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت سیروزہ دار ایسے ہیں انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتا روزہ سوائے اس کے کہ وہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔حیران ہونے کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔واقعی جب تک روزے کے سارے آداب کا خیال نہ رکھا جائے تم اس کے روحانی اثرات وفیوضات سے محفوظ نہیں ہو سکتے، اب چاہو تو میں تفصیل سے سمجھادیتا ہوں جس کا ہر عضوروزہ کیسے رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆
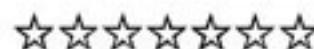
کان کا روزہ

کان اللہ تعالی نے سننے کے لئے دیئے ہیں اوران کا حسن سماعت یا کمال سماعت یہ ہے کہ اپنے خالق کی عظمت وجلال کے سرمدی نغمے ہی سنتے رہیں ۔۔۔۔۔جو بھی بات ان کانوں کے ذریعے روح میں اترے وہ یا تو اللہ اوررسول کی بات ہو یا اللہ اور رسول کی طرف لے جانے والی بات ہواور یا ان کے دشمنوں سے موڑ دینے والی بات ہو۔۔۔۔۔۔۔۔کان کا روزہ یہ ہے کہ ہروہ بات جو تیرے مولا کی ناراضگی کا سبب ہو تیرے کانوں میں پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔تیرے کانوں کو بری اور فحش باتوں کے سننے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ یہ سماعت تجھے گناہ کی طرف مائل کردے گی۔۔۔۔۔۔۔۔اوریوں روزے کا مقصدفوت ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔کانوں کا روزہ یہ ہے کہ تیرے کان کسی کی برائی اورغیبت نہ سنیں۔۔۔۔۔۔۔۔فحش اورجنسی ہیجان پیدا کرنے والے گانے نہ سنیں۔۔۔۔۔۔۔۔گناہ اورمعصیت کی مجلسوں کی روداد نہ سنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضول لطیفے اور بے مقصد چٹکلے نہ سنیں۔

آنکھ کا روزہ

آنکھ جیسی عظیم نعمت خدا نے تمہیں اس لئے دی ہے کہ کتاب کائنات کے ورق ورق پر اس خالق کے نقوش کا مشاہدہ کرکے اس پر ایمان لاؤ۔۔۔۔۔۔۔آنکھ کا مصرف یہی ہے کہ حسن یار کے جلوؤں میں محو رہے۔۔۔۔۔۔۔آنکھ اگر لمحہ بھر کے لئے بھی نظارہ جمال محبوب سے غافل ہوئی تو ماری جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔تعزیرات محبت میں مجرم کہلائے گی۔۔۔۔۔۔۔محبوب کو چھوڑ کر غیر محبوب کو دیکھنا ہی بذات خود بہت بڑا جرم ہے چہ جائیکہ یہ خائب و خائن آنکھ محبوب کے دشمنوں پر ملتفت ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔جن نظاروں سے محبوب منع فرمادے، جب کے دیکھنے سے رب منع فرمادے، بس رک جائے، نامحرم عورتوں اورلڑکیوں کو شہوت کی نظر سے دیکھنا سخت وبال ایمان ہے۔۔۔۔۔بزرگ فرماتے ہیں کہ:

ایک بری نظر چالیس دن تک نمازوں کی لذت چھین لیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضور خواجہ کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **"من ملاعینه من الحرام ملا الله تعالی عینه من النار یوم القیامه"** جس نے حرام سے اپنی آنکھیں بھریں، خدا قیامت کے دن اس کی آنکھیں آگ سے بھروے گا۔

اے میری ملت کے نوجوان!

خدا کے غضب سے ڈر! باز آ، ان بری حرکتوں سے اپنی نگاہوں کو بدنظری روک لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ قیامت کے دن تجھے کوئی پناہ نہ مل سکے گی

۔۔۔۔۔۔۔۔میرے ساتھی روزہ تو تیری سیرت میں حسن پیدا کرنا چاہتا ہے، اگر روزہ رکھ کر بھی تو سڑکوں کے موڑوں، چوکوں، بس اسٹاپوں اور زنانہ کالجوں کے گیٹوں پر کھڑے ہو کر ذلیل حرکتیں کرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔اپنی آنکھوں کے لئے جہنم کی آگ خریدتا رہا، تو پھر کب تو اس گناہ بے لذت کو چھوڑے گا۔

میرے دوست !

سچ بتاؤ تم برداشت کرو گے کہ تمہاری بہن بازار میں نکلے اور کسی اوباش نوجوان کی شہوت بھری نظریں اس کے چہرے پر پڑیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم پسند کرو گے کہ تمہاری بہن پر کوئی آواز کسے۔۔۔۔۔۔۔یقیناً تم پسند نہیں کرو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو پھر میرے دوست کچھ شرم کرو! ہر عورت کسی کی ماں، کسی کی بیٹی اور کسی کی بہن ہے۔

اے مسلمان بیبیو!

تم پر بھی لازم ہے کہ اپنے ستر کی حفاظت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے پردگی کی مرتکب ہو کر تم خود گناہ کرتی اوردوسروں کو بھی دعوت گناہ دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارے چہروں پر پڑنے والی ہوس ناک نگاہیں تمہارے خیال میں نقصان نہیں دیتیں۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن ماہرنفسیات اور ماہرین روحیات سے پوچھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہرایک بدنظر کا اثر تمہارے جسم تک جاپہنچتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔تمہاری اولادوں کے بے حیاء بے شرم اور گستاخ ہونے میں ان بری نظروں کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے جو تمہارے بے پردہ چہرے پر پڑتی ہیں۔

اے قوم کے نوجوان بیٹو اور بیٹیو!

روزہ تمہیں حسن ظاہر وباطن عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی آنکھوں کو آوارہ کرکے اس حسن کو داغدار نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روزہ رکھو تو نگاہوں کی بھی خوب خوب حفاظت کرتے رہو۔

زبان کا روزہ

خدا نے تمہارے منہ میں زبان رکھ کر تمہیں قوت گویائی بخشی ہے، چاہو تو اسے اپنے معبود کی تسبیح و تہلیل کے لئے استعمال کرو-------اس کے احکامات کی اشاعت کے لئے استعمال کرو---------چاہو تو شیطان کے غلام بن کر خدا کی نافرمانی میں زبان دراز کرو----------زبان انسان کے لئے تحفہ ہے-----------صبح ہوتی ہے تو سارے اعضاء زبان کے سامنے التجائیں کرتے ہیں "یہ دن خیریت سے گزارنا"----------باتیں تو کرے گی اور سزائیں ہمیں بھگتنا پڑے گی۔

زبان سے جتنی زیادہ گفتگو کی جائے اتنی ہی مصیبت ہے---------------

اسی لئے شائد عربوں نے مقولہ بنا رکھا ہے-----------"الصمت زینۃ" خاموشی زینت ہے

----------یا کہتے ہیں "من صمت نجا" جو خاموش رہا نجات پا گیا---------------

میرے بھائی !

زبان سے ہر گھڑی پھوٹتے فتنوں سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ تو روزہ رکھے تو تیری زبان کا بھی روزہ ہو ----------اور زبان کا روزہ یہ ہے کہ تو کسی کی غیبت نہ کرے -------حدیث میں آتا ہے غیبت کرنے والا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے-----------زبان کا روزہ یہ ہے کہ فحش کلامی اور گالی گلوچ سے باز آئے---------ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کے لئے بھی لایعنی باتیں منہ سے نہ نکالے----------جب تم گفتگو کرتے ہو تو زبان کے ساتھ ساتھ تمہارا دل ودماغ بھی مصروف ہوتا ہے--تمہاری بری گفتگو کے دل و دماغ پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں-----------روزہ تو خدا کے لئے ہوتا ہے---------خدا کی یاد میں محو اور ایسی اعلیٰ برتر ہستی کے تصور میں غرق رہنے کا نام روزہ ہے---------جب تم لایعنی گفتگو کرتے ہو، غیبت کرتے ہو اور گناہوں کو مزے لے لے کر بیان کرتے ہو تو تمہارے خدا سے تمہارا تعلق کمزور ہو جاتا ہے-------تمہارا روزے کا مراقبہ ٹوٹ جاتا ہے-----------اس لئے میرے بھائی روزے کے ثمرات سے صحیح معنوں میں محفوظ ہونا چاہو تو زبان بھی خوف خدا کا پہرہ بٹھا دو۔

پورے جسم کا روزہ

میرے بھائی!

ہر صنعت کا صانع اور ہر ایجاد کا موجد بہتر جانتا ہے کہ وہ کام کیسے کرے گا۔۔۔۔۔۔۔مشین بنانے والا ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح یہ خراب ہوگی اور کس طرح اس کی خرابی دور ہوگی۔۔۔۔۔۔۔کس طرح یہ ٹھیک ہوگی اور کون سے اصول اسے ٹھیک رکھیں گے۔۔۔۔۔۔ہمارے جسم کی مشین کا خالق خداوندی قدوس ہے۔۔۔۔۔۔۔اب جسم اگر اس کے حکم کے مطابق چلتا ہے، تو ٹھیک، ورنہ خراب ہے، اس لئے جسم ہر عضو کا روزہ یہ ہے کہ اس سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جو منشاء رب کے خلاف ہو۔ میرے بھائی! تو نے کھانا پینا اور خواہش نفس کو چھوڑا تو یہ بھی روزہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔لیکن صحیح اور مکمل روزہ یہ ہے کہ تیرے جو ارح بھی صائم ہوجائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔تیرے جسم کے کسی حصے سے بھی گناہ کا صدور نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور روزے کی حسین ترین اور اکمل ترین صورت یہ ہے کہ دل کے نہال خانوں میں بھی گناہ کی بات کا خیال نہ گزرے۔۔۔۔۔۔تیری سوچیں برائی کی طرف نہ جاسکیں۔۔۔۔۔۔۔۔یقیناً ایسا ہی روزہ ہوگا جس کے لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جس نے ایمان اور احتساب سے روزہ رکھا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

فیضان فاقہ مستی

دنیاداروں کی نظر میں روزہ محض فاقہ کشی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور محبت والوں کی نگاہ میں روزہ ایک ایسی فاقہ مستی ہے جو محبوب کی یاد میں محو کر کے دنیا ومافیہا سے بے نیاز کردیتی ہے۔

روزہ انوار وتجلیات کا ایسا منبع ہے جس کی نور بار شعاعیں فرد سے لے کر قوم تک حیات انسانی کی روش روش کو بقعہ نور بنا دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔روزے کے فیضان سے جسم سے لے کر روح تک اور ظاہر سے باطن تک ہر شے چمک اٹھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فیضان صوم کی طرایوں میں سے چند ایک پر ہی نظر کرو تمہارے قلب وروح کو روشنی مل جائے گی۔

معبود و محبوب سے تعلق میں پختگی

روزہ رکھ کر انسان جو پہلی قیمتی متاع حاصل کرتا ہے، وہ اپنے معبود مسجود اور اس معبود کے اور اپنے محبوب سید المحبوبین ﷺ سے قلبی تعلق میں پختگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بندہ ماہ رمضان میں تیس روزے اس طرح رکھتا ہے کہ صبح سے شام تک کھانے پینے اور نفس کی خواہش کے پاس تک نہیں پھٹکتا۔۔۔۔۔۔یہ صرف اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس نے خدا اور رسول ﷺ کے حکم سے روزہ رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔موسم گرما کی تپتی ہوئی دوپہر میں وہ کسی پوشیدہ مقام پر بھی پانی کو ہاتھ نہیں لگاتا۔۔۔۔۔۔۔۔محض اس لئے کہ اپنے معبود کو ہر جگہ اپنے قریب پاتا ہے۔۔۔۔''وھومعکم این ماکنتم'' کا اسے پھسلنے نہیں دیتا۔۔۔کوئی برا کام وہ کرنے لگتا ہے تو اسے معبود کا حکم یاد آجاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔بھوک اور پیاس تنگ کرتی ہے، نڈھال ہوتو اپنے محبوب اکرم ﷺ کی بھوک اور پیاس کو یاد کرلیتا ہے۔

صبح تھوڑی سی سحری کھا کر اپنے رب پر بھروسہ کرلیتا ہے کہ وہی شام تک اسے صبر دے گا اور تکلیف سے بچائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سحری نہ کھا سکے تو آٹھ پہر کا روزہ رکھ لیتا ہے۔ یہ بھی اس کی خدا کی ذات سے تعلق میں پختگی اور اسی پر توکل کی دلیل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یوں سمجھ لو کہ روزہ ایمان باللہ توکل علی اللہ ایمان بالرسالت کو مضبوط کرتا ہے۔

دنیا پرستی کی موت

دنیا میں طرح طرح کے انسان ہیں۔۔ بہت سے ایسے ہیں جو اللہ کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔اور بہت سے ایسے ہیں جو سرکش ونافرمان ہیں۔۔۔۔بہت سارے ایسے ہیں جن کی زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ زندہ رہنے کے لئے کھاتے پیتے ہیں اور کچھ حیوان ہیں کہ کھانے پینے کے لئے جیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔جب انسان کی زندگی کا مقصد کھانا پینا اور نفسانی بھوک مٹانا ہی رہ جاتا ہے تو حیوان بلکہ اس سے بھی بدتر مخلوق بن جاتا ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو اس کے مقصد حیات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔۔۔۔۔روزہ دار جب محسوس کرتا ہے کہ صبح و شام تک بھوکا پیاسا رہ کر بھی اس کے جسم میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔کوئی عضو کم نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔برائیوں اور منکرات کو چھوڑ کر بھی جب وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی شخصیت بکھری نہیں، بلکہ نکھری ہے تو پھر دنیا کی ظاہری رعنائیوں اور دلفریبیوں سے اس کا جی اچاٹ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دنیا پرستی اور مادہ پرستی اپنی موت آپ مرجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ دنیا جو اس کے اور خالق کے درمیان حجاب بنی ہوئی تھی،اس کو تار تار کردیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لمحہ بھر کے لئے بھی دنیا کی دلچسپیوں میں بلا مقصد مصروف ہونا نقصان دہ سمجھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہی وہ فکری موڑ ہے جو روزہ دار کو زاہد بنا کر دنیا میں رہتے ہوئے بھی خالق سے وابستہ کردیتا ہے۔

ذوق عبادت کی نمو

جب روزہ انسان کو دنیا کی گناہ بھری لذتوں اور خرافات تعیشات سے بے رغبت کرے، تو پھر اس کی زندگی میں تنہائی پیدا ہو جاتی ہے۔۔۔اس کی روح ہنگام ہم نفساں میں بھی تنہائی محسوس کرتی ہے۔۔۔۔۔۔یہاں سے مشاہدہ معبود کی تڑپ شروع ہو جاتی ہے اور انسان عبادت کی راہوں پر نکل آتا ہے اور عبادت اس کی خلوتوں کو یاد معبود اور مشاہدہ محبوب سے جلوتوں میں بدل دیتی ہے۔۔۔۔۔۔عام حالات میں عبادت انسانی نفس پر بہت بھاری ہے، لیکن روزہ رکھ کر جب نفس انسانی کمزور ہو جاتا ہے تو عبادت کا ذوق خود بخود فراواں ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی عام مشاہدے کی بات ہے، زیادہ کھانا پینا جسم میں سستی اور کاہلی پیدا کرتا ہے جو عبادت کے لئے مضر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔زیادہ کھانے والا عبادت کیا کرے گا، اس کا تو وضو بھی زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتا۔۔۔روزے میں انسان چونکہ کم کھاتا ہے، اس لئے سستی اس سے دور ہو جاتی ہے۔جسم کی چستی اور نفس کی کمزوری اس کو عبادت کی لذت سے آشنا کر دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔اور انسان تو لذتوں کا ویسے ہی دلدادہ ہے۔۔۔۔۔۔۔عبادت کی لذت پا کر پھر کسی طرف نہیں جا سکتا۔

☆..................☆ ☆..................☆ ☆..................☆

حصول احسان

حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جب حضور معلم کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات سے پوچھا کہ احسان کیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو ایسے عبادت کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اگر ایسے ممکن نہ ہو پھر ایسے عبادت کرے کہ جیسے خدا تمہیں دیکھ رہا ہے"۔۔۔۔۔اسی احسان کو اصطلاحی زبان میں تصوف کہہ دیتے ہیں۔۔احسان اور تصوف ایمان اور اسلام کی روح ہے۔۔۔۔۔جس نے بھی ایمان کی حقیقت کا جلوہ دیکھا ہے احسان ہی کے ذریعے دیکھا ہے۔۔۔۔لاکھوں اولیاء کی تقدس ماب زندگیاں گواہ ہیں کہ اہل تصوف ہی نے اسلام کی ترویج واشاعت کا کام کیا ہے۔۔۔۔۔تصوف تزکیہ نفس کے ذریعہ انسانی سیرت میں حسن و کمال پیدا کرتا ہے اور اس کے لئے وہ تقوی، اخلاص؛ صبر اور شکر کے مرحلوں سے گزرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔آئیے! اب دیکھیں کہ روزہ کس طرح انسان میں تقوی، اخلاص، صبر اور شکر کے جوہر پیدا کرتا ہے۔

تقوی

یہ لفظ ''وقی'' سے نکلا ہےاوراس کا معنی بچنایا بچانا ہے۔انسان گناہوں سے بچ کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے کا سامان کرےتو متقی کہلاتا ہے۔۔۔۔۔امام رازیؒ نے کہا،فضائل کو اختیار کرنااور رذائل سے پرہیز کرنا تقوی ہے۔۔۔۔۔۔۔کسی اور صاحب بصیرت نے کہا کہ تقوی یہ ہے کہ جہاں تیرے خدانے تجھے جانے کا حکم دیا ، وہاں تو غیر حاضر نہ ہواور جہاں جانے سے اس نے منع کیا، وہاں حاضر نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔اب آؤ!دیکھوروزے کانور کس خوبصورتی سے انسان کوتقوی کے حسن سے مزین کرتا ہے۔۔۔۔۔۔روزہ رکھ کرروزہ دار نہ صرف فرض نمازیں پوری کرتا ہے، بلکہ سنت اور زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کرتا ہے۔۔۔۔صدقہ و خیرات کرتا ہے،مسجدوں کوآراستہ کرتا ہے۔۔۔۔۔۔غریبوں کی امداد کرتا ہے۔۔۔قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔زیادہ ذکراذکار نہ
کرے تو سحری اورافطاری کے وقت تو ضرور دعائیں کر کے اپنے خدا کو یاد کرتا ہے۔

گویا یہ وہ فضائل ہیں جن کو روزہ داراختیار کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف غیبت کرنا، گالی دینا، جھوٹ بولنا، فساد کرنا، بری نظر سے دیکھنا،غصہ کرنااور ظلم کرنا، یہ رذائل ہیں جن کو روزہ دار چھوڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔تقوی کی تعریف کی رو سے روزہ انسان کوفضائل سےآراستہ کر کےاور رذائل سے بچا کر متقی بنادیتا ہے۔

اخلاص

اخلاص ہی انسان کے اعمال کی قبولیت کا ذریعہ اور اس کردار کا شرف وافتخار ہے۔قرآن وحدیث میں ریاکاروں کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں۔اخلاص یہ ہے کہ "ہر کام دنیاوی لالچ اور ذاتی اغراض سے بالاتر ہوکر خدا کی رضا کے لئے کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب انسان کے عمل میں خلوص کا حسن شامل ہوجاتا ہے تو پھر اس کا کردار اتنا مضبوط اور حسین ہوجاتا ہے کہ نہ وہ اپنی تعریف کرنے والوں کی تعریف سے بہکتا ہے،اور نہ تنقید کرو الوں کی تنقید سے تنگ ہوتا ہے۔وہ اپنے عمل کے حسن وقبح کو خدا کی رضا اور سنت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء سے وابستہ کردیتا ہے۔

تمام اسلامی عبادتوں میں سے روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے،جس کا ظاہرداری اور ریاکاری سے کچھ علاقہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔آپ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھ سکتے ہیں،سخاوت کرسکتے ہیں،حج کرسکتے ہیں لیکن جب روزہ رکھیں گے تو آپ کے خدا کے سوا کسی کو یقینی خبر نہ ہوگی کہ آپ روزے سے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔روزہ انسان کی باطنی کیفیت ہے۔اس کا معاملہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسی لئے روزے کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ کریم نے خود فرمایا۔

"الصوم لی وانااجزی بہ"

(روزہ میرے لئے ہیں اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں)۔

صبر

کٹھن سے کٹھن حالات میں، مشکلات اور سختیاں جھیلتے ہوئے اپنے نصب العین کے حصول کے لئے مصروف تگ وتاز رہنا،صبر ہے۔۔۔۔۔۔۔روزہ بھوک پیاس اور شہوت سے رک جانے کی سختیوں سے گزار کر انسان کو ایک مسلمان کی زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جو شخص خدا کی محبت اور اس کے خوف سے شدید پیاس اور شدید بھوک کے وقت کھاتا ہے نہ پیتا ہے،اسلام کے احکام پر کاربند رہتا ہے،اس سے پوری توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ کسی بھی مشکل گھڑی میں اسلام کے دامن کو نہیں چھوڑے گا۔

شکر

شکر بھی صوفیاء کا محبوب عمل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ہر حال میں اللہ تعالی کی نعمتوں پر شاکر رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔شکر یہ ہے کہ اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کی جائے اوران کوضائع نہ کیا جائے، ان کورب کی منشا کے مطابق استعمال کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔انسان کی فطرت ہے کہ جو چیز اسے مشکل سے میسر آئے اس کی بہت قدر کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔روزہ رکھ کر روزہ دار صبح سے شام تک روٹی پانی سے دور رہتا ہے۔۔۔۔۔شام کو جب افطار کے وقت ٹھنڈا شربت اس کی رگوں کو سیراب کرتا ہے، تو پھر اسے پانی جیسی نعمت کی قدر یاد آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔تب وہ شکر کرتا ہے کہ مولا تیرا شکر ہے، تو نے میری بھوک اور پیاس کے لئے کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں۔۔۔۔۔۔تیس دن تک روزانہ کا یہ عمل شکر کو اس کی فطرت میں شامل کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور یوں وہ اپنے خدا کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ روزہ انسان کو تقوی اخلاص، صبر اور شکر کے ذریعے تصوف پر کاربند کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور تصوف اسے اسلام کی حقیقی روح سے آشنا کرتا ہے۔ روزے کی اس انقلابی قوت کا اندازہ اولیاء کرام کی نورانی زندگیوں سے بھی ہوتا ہے جو نہ صرف رمضان کے روزے رکھتے ہیں بلکہ ہر مہینے نفلی روزوں کا اہتمام بھی کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔حضرت جنید بغدادیؒ نے تو یہاں تک فرمایا کہ ''الصوم نصف الطریقۃ'' ۔۔۔۔۔۔۔۔روزہ نصف طریقت ہے۔

جادہ حسن وسرور پر استقامت

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت حسین ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فطرت کی آواز بڑی پرسوز اور سرور بخش ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اسی لئے میں اسلام کی راہ کو جادہء حسن وسرور کہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اور ویسے بھی جو راستہ انسان کے ظاہر کو حسن آشنا اور باطن کو سرور آگیں کرے، بلکہ خود اس کے وجود کو سراپا حسن وسرور بنائے اور اس کی اک اک ادا کو حسن انگیز، سرور بخش کردے، اسے جادہ سرور نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔۔۔۔۔اور پھر روزے کے جمالیاتی اثرات ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روزہ دار کو اس حسین راستے پر گامزن کردیتے ہیں۔روزہ تقوی کے ذریعے بری راہوں سے روکتا ہے۔صبر کے ذریعے انسان میں مشکلات برداشت کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے،شکر کے ذریعے خدا کی مزید نعمتوں اور نصرتوں کے حصول کی امید جوان کرتا ہے۔اخلاص کی قوت سے جادہ مستقیم پر بڑھتے قدموں کو مضبوط کرتا ہے۔اور پھر یہی روزہ معبود محبوب
کی وارفتگی کے ذریعے روزہ دار کے اندر حصول منزل کا ایسا جنون بیدار کرتا ہے کہ وہ استقامت کے ساتھ امن وسلامتی کی راہوں پر چلنے لگ جاتا ہے۔

کسی روزہ دار کو دیکھو،صبح سے شام تک اطاعت خدا اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ کا دلدادہ نظر آتا ہے۔گرمیوں کی مختصر راتوں میں تھوڑا سا آرام کرتا ہے۔۔۔سحری کے بعد مسجد میں آجاتا ہے۔۔۔۔۔۔نماز کے بعد تلاوت قرآن حکیم کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔دن بھر کام کاج کرتا ہے،مگر مجال ہے جو بھوک پیاس تھکاوٹ اور نیند سے ظہر اور عصر کی نماز سے روک سکیں۔۔۔۔۔۔شام ہوئی،روزہ افطار کیا اور پھر فوراً نماز شروع ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔زندگی کے یہی اطاعت شعار انداز ہیں جو رمضان کے بعد بھی انسان کو خدا کی اطاعت گزاری میں مدد دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔رمضان میں جب وہ خدا کے حکم سے جائز اور حلال اشیاء سے ہاتھ روک لیتا
ہے تو رمضان کے بعد ممنوعہ اور حرام اشیاء اور امور سے بچ جانا اس کے لئے محال نہیں رہتا۔اس طرح روزے کی تربیت سے وہ قافلہ حسن وسرور کا پکا راہی بن جاتا ہے۔

کائنات حسن کا تحفظ

مسلمان چونکہ خود حسین ہے، حسن پسند اور حسن پرست ہے۔۔۔۔۔۔اس لئے وہ ساری کائنات کو اسی زاوایے سے دیکھتا ہے، اور اہل کائنات کو اسی حسن کے جلوؤں کا متوالہ بنانا چاہتا ہے جس کا وہ خود مشاق واسیر ہے۔۔۔۔۔۔حسین مسلمان کی حسن پسند طبیت اور حسن پرور فکر کا تقاضہ ہے کہ کسی قبیح شے کو حسن ازل سے منہ موڑ کر حسن کائنات میں خلل اندازی نہ کرنے دے۔۔۔۔۔۔۔۔اب یہ قبیح یا بگاڑ شرک اور بدعت کی صورت میں ہو، گناہ اور بدی کی صورت میں ہو ظلم۔۔۔۔۔۔اور تعدی کی صورت میں ہو، یا فسق وفجور کی صورت میں ہو، مسلمان کے اندر کا حسن اور خطر کوش مزاج اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ اک اک بدی اور برائی کو تہس نہس کر دے۔۔۔۔۔۔اس کی اسی حسن نواز سعی وکاوش کا نام جہاد ہے۔۔۔۔۔۔۔جہاد سے متعلق ظلم اور بے رحمی کا تصور مستشرقین کے خبث باطن کا نتیجہ ہے، ورنہ جہاد تو کائنات میں امن وسکون عام کرنے کی سعی بلیغ ہے۔۔۔۔۔۔۔ہاں! یہ الگ بات ہے کہ ایسی معصوم اور حسین خواہش وکوشش کو جب کچھ بدی اور بدصورتی کے پرستار مٹانا چاہتے ہیں، تو پھر مسلمان کی تلوار بے نیام ہو کر ان کا صفایا کر دیتی ہے۔

چونکہ اسلام کے امن وسلامتی کے پیغام کی اشاعت اور اس کی حفاظت کے لئے مسلمان کو وقت کی طاغوتی طاقتوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔اس لئے اللہ کریم نے ماہ رمضان کی کیمپ لائف یا ریفریشر کورس ان کے لئے لازم کر دیا تا کہ وہ گرم سرد حالات کا مقابلہ کرنے کے اہل ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔روزہ رکھ کر مسلمان کھانا چھوڑتا ہے، پانی چھوڑتا ہے، اپنی بیوی سے خصوصی تعلقات معطل کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سب تربیت ہے کہ دین حق کی حفاظت کے لئے اگر اسے غریب الوطن ہونا پڑے، یہ سب کچھ چھوڑنا پڑے تو وہ ہر مشکل خندہ پیشانی سے برداشت کر سکے۔

اس کے علاوہ انسان کے اپنے وجود میں جو کائنات پوشیدہ ہے وہ بھی بڑی حسین ہے احسن تقویم کی رضاعیاں بڑی نظر افروز ہیں۔نفس امارہ اور شیطان لعین اپنی حیلہ سازیوں سے اس حسن کو بھی مسخ کرنا چاہتے ہیں۔روزہ ان دونوں کی سرکوبی کر کے دراصل وجود انسانی کی حسین کائنات کو تباہی کا شکار ہونے سے بچالیتا ہے۔

شائستگی اخلاق:۔

روزہ رکھ کر اگر اس کے آداب وشرائط کی پوری پابندی کی جائے تو یہ انسان کے اخلاق میں شائستگی اور سیرت میں پختگی پیدا کرتا ہے۔کوئی روزہ دار اگر صحیح معنوں میں روزہ دار ہو تو نہ صرف وہ جھوٹ بولتا ہے، نہ غیبت کرتا ہے نہ کسی گالی گلوچ کرتا ہے، نہ دنگا فساد میں حصہ لیتا ہے بلکہ حضور رحمت عالم ﷺ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے وہ گالی دینے والے سے الجھنے کی بجائے کہہ دیتا ہے کہ میں روزے سے ہوں......اور انہی اوصاف کا نام شائستگی ہے......تیس دن جب اسی طرح گزرتے ہیں تو مسلمان رمضان کے بعد بھی ان اوصاف حمیدہ کا خوگر رہتا ہے......تم دیکھتے نہیں ہو کہ رمضان کے بعد کئی دنوں تک آدمی پانی پیتے یا کچھ کھاتے ہوئے رک جاتا ہے کہ شاید اس کا روزہ ہے مگر پھر خیال آتا ہے کہ نہیں روزے نہیں ہیں۔......اسی طرح ہر برا فعل کرتے وقت اس کے اندر کا بیدار اور توانا انسان اسے پکار کر برائی سے روک لیتا ہے۔کیا خوب شائستگی ہے جو روزے نے روزے دار کو عطا کی ہے۔

ہم آہنگی اجتماعیت:۔

رمضان کے مہینے میں سارے مسلمان ہر کام مل کر کرتے ہیں۔ان کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، عبادت کرنا، سونا جاگنا، سب ایک ہی ٹائم ٹیبل کے مطابق ہو جاتا ہے۔ یہ ظاہری افعال کی ہم آہنگی ان کے قلوب میں بھی محبت ،انسیت، اور یگانگت پیدا کر دیتی ہے۔اس طرح روزہ ملت کے اتحاد اور اجتماعیت کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔

معراج انسانیت:۔

اسلام وہ حکمتوں بھرا دین ہے جس کی تکمیل حکیم وخبیر اللہ نے حکیم انسانیت نبی رحمت ﷺ کے ذریعے فرمائی۔اسلام کے ہر حکم میں سینکڑوں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔روزے کی بھوک اور پیاس میں اس حکیم مطلق نے یہ حکمت رکھی کہ سال بھر پیٹ بھر کر کھانے والوں اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اٹھانے والوں کو بھوک اور پیاس کی شدت کا اندازہ ہوجائے تاکہ وہ اپنے معاشرے میں غریب اور بھوکے افراد کی تکالیف کا احساس کرسکیں اور یہی احساس شراکت غم ہے جو کسی معاشرے کے افراد کو دکھوں اور محرومیوں کی دلدل سے نکال کر خوشحال اور مودت واخوت کی پر سکون وادیوں میں لے جاتا ہے۔عام دنوں میں نیکی کا ثواب دس گنا،سو گنا یا حد سات سو گنا تک ملتا ہے۔لیکن رمضان میں ہر نیکی کا اجر وثواب بے حد وحساب بڑھادیا جاتا ہے۔(حدیث)۔

یہ تصور بھی مسلمان کو غریب ونادار افراد کی مدد کر کے نیکیاں کمانے کی ترغیب دیتا ہے۔دیکھا گیا ہے اکثر مالدار لوگ اپنی زکوۃ بھی اسی ماہ نکالتے ہیں اور جتنا صدقہ خیرات اس مہینے میں کرتے ہیں کسی دوسرے میں نہیں کرتے۔بھوکوں کو کھانا کھلانا اور افطار کرانا بھی مسلمانوں کا معمول ہے۔اس کے پیچھے بھی یہی فلسفہ اور جذبہ کارفرما نظر آتا ہے۔اگر ان سارے اعمال میں ریا شامل نہ ہوتو پھر یہ صدقہ خیرات اور غریبوں کی امداد بہت ہی مستحسن افعال ہیں۔اور روزہ تربیت کرتا ہے کہ رمضان کے بعد بھی اہل ثروت لوگ اپنا یہ فریضہ نبھاتے رہیں۔کیونکہ ان کے مال اپنے نہیں کسی کے عطا کردہ ہیں اور ان میں سائلین اور محرومین فقراء وغرباء کا بھی حصہ ہے۔(القرآن)

یوں کہیے کہ روزہ اور رمضان کی تربیت نہ صرف اعلی انسانی اقدار کو بیدار کرتی ہے بلکہ انہوں نکھار کر نکتہ کمال تک پہنچادیتی ہے۔یہی انسانیت کی معراج ہے۔

تقویت جسم وجاں:۔

تمام حکماء اور اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ زیادہ کھانا بھی بہت سارے امراض کی بنیاد ہے۔کم کھانا اور وقت پر کھانا بہت ساری بیماریوں سے بچاتا ہے۔رمضان کے روزے بغیر کسی خاص اہتمام کے ہمیں بہت سارے امرض سے محفوظ کردیتے ہیں۔کیونکہ روزہ میں سحری اور افطاری کا خاص وقت مقرر ہوتا ہے۔اور مقررہ وقت پر کھانا صحت کے لئے مفید ہوتا ہے۔

زیادہ کھانا طبیعت میں گرانی اور سستی پیدا کرتا ہے جب کہ روزہ کم کھانے کے ذریعے جسم سے سستی دور کرتا ہے ۔اگرچہ ظاہرا روزے سے نقاہت محسوس ہوتی ہے لیکن درحقیقت یہ کمزوری بھی ہمارے اندر کے بہت سارے جراثیم کا خاتمہ کردیتی ہے۔اور پھر خدا کی قدرت کاملہ رمضان کے بعد چند ہی دنوں میں روزہ دار کی ساری قوت پھر پوری کردیتی ہے۔

بہت سی ماڈرن خواتین وحضرات سمارٹ رہنے کے لئے اور بسیار خوری کی وجہ سے تھیلی نما پیٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ڈائیٹنگ کرتے ہیں کاش؛انہیں روزے کی برکتوں سے آگاہی ہوجاتی،اور وقتا فوقتا روزے رکھ کر قرب خداوندی بھی حاصل کرتے اور ان کا مقصد بھی پورا ہوجاتا۔علماء کے نزدیک کم کھانا صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی قوت میں بھی اضافے کا سبب بنتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی فلاسفر،مفکر اور دانشور گزرے ہیں ان کی خوراک بہت زیادہ نہ تھی۔عبادت کرنے والے شب زندہ دار لوگ بتاتے ہیں کہ اگر زیادہ کھائیں تو وہ عبادت نہ کرسکیں۔کئی کئی راتیں جاگ کر عبادت کرلینا،اسی لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ کم کھاتے ہیں۔

ان حقائق سے یہ بات خوب واضح ہوتی ہے کہ روزہ نہ صرف ہماری روح کے تزکیہ کا کام کرتا ہے بلکہ ہمارے جسم کو پاک صاف اور بیماریوں سے محفوظ کرکے توانا اور صحت مند بنادیتا ہے۔

تزکیہءنفس سے اصلاح معاشرہ:۔

روزہ تزکیہ نفس اور تجلیہ روح کے ذریعے انسانی شخصیت کو ایسے حسین پیکر میں ڈھالتا ہے کہ معاشرہ بھی اس کے حسن بخش اثرات سے مستفید ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بہت سارے پاکیزہ نفوس کا وجود معاشرے کے وجود کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ روزہ دار کو تقوی، اخلاص صبر شکر اور غم گساری و ہمدردی کے لطیف جذبات دوسرے انسانوں کے لئے نفع بخش بنا دیتے ہیں۔ ہر آدمی کی تربیت اس نہج پر ہوتی ہے کہ وہ غیبت نہیں کرتے گا، کسی کو گالی نہیں دے گا۔ کسی غیر محرم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔ کسی کے مال میں خیانت نہیں کرے گا۔ ہر دکھی کے کام آئے گا، بھوکوں کو کھانا، ننگوں کو کپڑا دے گا ۔کوئی لڑنے کی کوشش بھی کرے تو روزہ دار کہے گا کہ بھائی میں نہیں لڑتا کہ روزے سے ہوں آپ خود اندازہ کرلیں ایسے افراد کو حامل معاشرہ میں بھلا کوئی بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ جتنے زیادہ روزے کے انقلابی تربیت سے مستفیض ہوں گے، اسی تناسب سے معاشرہ اور قوم صالح ہوتے چلے جائیں گے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی طے ہے کہ روزہ توکل علی اور ایمان باللہ کو مضبوط کرتا ہے جہاد کے لئے انسان کو تیار کرتا ہے اس لئے ایسی قوم جس کے اکثر افراد روزے کے عادی ہوں، وہ دشمنان اسلام سے کسی مقام پر ہزیمت نہیں اٹھا سکتے۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزہ ایک ایسا تربیتی نظام ہے جو افراد کے کردار میں انقلاب لا کر پوری قوم میں ایک صحت مند انقلاب برپا کر دیتا ہے۔

شب جمال ووصال:۔

یوں تو رمضان کی ہر رات روشن اور بابرکت ہے۔لیکن جس رات حسن مستور خود بے نقاب ہوکر درماندہ وحیرت زدہ عشق کو نوازنے پر اتر آتا ہے۔جس رات جلوہائے حسن بے نیازی ترک کر کے انداز دلربائی کے ساتھ عشق کی بے قراریوں کو اذن قدم بوسی دیتے ہیں۔جس رات خود حسن کو عشق کی طلب ہوتی ہے۔جس رات حسن کی عطا پاشیاں عشق کے تقاضوں سے بھی سوا ہوتا ہے۔جس رات حسن کی نگاناز عشق کو وصال سے ہمکنار کر کے سراپا حسن بنادیتی ہے۔وہی رات شب جمال ووصال کہلاتی ہے۔

اس جلوؤں بھری رات میں حسن کی خیرات اس کثرت سے بٹتی ہے کہ کائنات کا کوئی ذرہ محروم نہیں رہتا۔بے قراروں کو قرار ملتا ہے۔گم کردہ راہوں کو ہدایت ملتی ہے۔معصیت شعاروں کو شعور ملتا ہے۔معصیت کاروں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہوتی ہے۔نادم وپریشان گناہ گاروں کو مغفرت کی دولت ملتی ہے۔تنگی رزق کا رونا رونے والوں کے رزق میں کشائش ملتی ہے۔دنیا کی حاجتیں طلب کرنے والوں کو دنیا ملتی ہے۔دین طلب کرنے والوں کو دین کی ثروت طیبہ ملتی ہے۔جاہلوں کو علم ملتا ہے۔عالموں کو رسوخ فی العلم کا رتبہ ملتا ہے۔محبوب کے کوچے کی ہواؤں کو ترسنے والوں کو نسیم کوئے حبیب ملتی ہے۔محبت رکھنے والوں کو محبت میں ترقی ملتی ہے۔محبوب کے حسن وجمال کے بے حجاب نظاروں کی ناکام تمنائیں شادکام ہوتی ہیں۔فراق میں تڑپنے والے وصال سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

شاید اس قدر عظمتوں اور رفعتوں کی نسبت سے اس شب جمال ووصال کو لیلۃ القدر کہتے ہیں یا یوں کہو کہ حسن کے جلوؤں کی وسعت کے سامنے یہ کائنات سمٹ جاتی ہے تو قدر کو تنگی کے معنوں پر محمول کر کے اسے لیلۃ القدر کہہ دیتے ہیں۔

وجہ کچھ بھی ہو یہ رات فی الواقع لیلۃ القدر ہے۔اس کی عظمت اور قدر ومنزلت کے ترانے تو قرآن خود سنا رہا ہے ۔''انا انزلنہ فی لیلۃ القدر'' اسفل سافلین کی پستیوں میں

غرق انسانیت کو اعلیٰ علیین تک پہنچانے والا ہے۔خالق کائنات کا پیغام دل نشیں ،مخلوق کو خالق سے ملانے والا ہے۔وہ قرآن جو کتاب ہدایت ہے،دستور زندگی ہے،انقلاب انگیز ہے ضابطہ حیات ہے۔ہاں ہاں؛جناب اس قدر شان والا قرآن اس عظیم رات میں رب کائنات نے نازل فرمایا:تو پھر ضرور یہ رات بھی عز وشرف والی ہے۔اس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔اے جبرائیل ملائکہ کے گروہ کے ساتھ زمین پر جاؤ،تو وہ ملائکہ کی ایک جماعت لے کر ایک سبز علم کے ساتھ اترتے ہیں۔حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ۶۰۰ بازو ہیں جن میں ۲ کبھی نہیں کھلتے،مگر شب قدر میں یہ دونوں مشرق مغرب سے

تجاوز کر جاتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں ...... ہر کھڑے بیٹھے نمازی، ذکر کرنے والے سے سلام ومصافحہ کریں، اور جو دعا مانگتے ہیں اس پر آمین کہیں پھر فرشتے ہر اس مسلمان کو جو جاگتا ہو، کھڑا ہو، بیٹھا ہو۔ نماز پڑھتا ہو۔ ، کرتا ہو سلام کرتے ہیں۔

پھر صبح کے وقت جبرائیل پکارتے ہیں: اے فرشتو؛ چلو وہ عرض کرتے ہیں اللہ تعالی نے امت محمدیہ ﷺ کے ایمان داروں کی حاجات کے بارے میں کیا فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ان پر رحمت کی اور سب گناہ بخش دیئے مگر چار قسم کے آدمیوں کے گناہ نہیں بخشے۔

(۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) والدین کا نافرمان (۳) رشتہ توڑنے والا (۴) ناحق قتل کرنے والا۔

اللہ کے فرشتے جبرائیل علیہ السلام کی قیادت میں اترتے ہیں اور کچھ خوش قسمت آنکھیں فرشتوں کو اترتا ہوا دیکھ بھی لیتی ہیں۔ ہر آنکھ انہیں دیکھنے کی سکت نہیں رکھتی۔

اس رات میں جو بھی اللہ سے ڈر کر اس کی بارگاہ میں آ جاتا ہے، بخشا جاتا ہے۔ شب قدر کی علامات خاص اسے نظر آئیں یا نہ آئیں اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس رات کا تعین اگرچہ نہیں کیا گیا لیکن حضور رحمت کونین ﷺ کی احادیث کی روشنی میں اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہیے۔ حضرت کعب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق یہ رات ۲۷ ویں شب ہوتی ہے۔

پس اے جوانان ملت اسلامیہ: اگر اپنی زندگیوں میں حسن و جمال کے خواہاں ہو تو اس شب جمال و وصال سے غفلت نہ برتو۔ اپنے دریدہ دامن لئے کشاں کشاں اس شہنشاہ حقیقی کی بارگاہ میں آ جاؤ، تو محروم نہیں رہو گے۔ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں جاگ کر اپنے خدا کو یاد کرو۔ یقیناً؛ وہ تمہیں دین و دنیا کی فوز و فلاح اور حسن عطا فرمائے گا۔

جستجوئے جمال (اعتکاف)

میرے بھائی:

اگر شہر میں اعلان ہوجائے کہ فلاں چوک میں بھوکے لوگوں میں مفت کھانا تقسیم کیا جائے گا۔تو کیا سارے محتاج وقت مقررہ پر وہاں جمع نہ ہوجائیں گے؟ اگر منادی ہوجائے کہ فلاں روز، فلاں وقت، فلاں جگہ بے گھر لوگوں میں مکانوں کی کنجیاں تقسیم کی جائیں گی تو کیا سب کے سب لوگ اس طرف نہیں دوڑ پڑیں گے۔ یقیناً ضرورت مند دیوانوں کی طرح اس طرح بڑھتا ہے۔ جہاں سے اس کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

مسلمان جب شب جمال ووصال لیلۃ القدر کی تعریف سنتا ہے اس کے فضائل سے آگاہ ہوتا ہے۔اس کے فضائل وثمرات معلوم کرتا ہے تو اس کے دل میں اس رات کو پانے کی آرزو چٹکیاں لینے لگتی ہے۔لیکن فقط آرزو کچھ نہیں کر سکتی۔ جب تک اس میں جستجو بھی شامل نہ ہو۔روزہ جب بندے میں تقوی اخلاص استقامت، یاد خدا اور حب رسول جیسے اوصاف پیدا کردیتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے شب جمال کی آرزو کے ساتھ ساتھ جستجو کرنا بھی آسان ہوجاتا ہے۔ جب وہ اس مقدس رات کو تلاش کرنا چاہتا ہے تو اس کے پیارے محبوب نبی ﷺ کے ارشادات اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی طاق تاریخوں میں تلاش کرو (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس تاریخوں میں تلاش کرو۔ حضرت ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لیلۃ القدر کو ۲۱،۲۳،۲۵،۲۷،۲۹، کی رات کو تلاش کرو۔

میرے بھائی: ویسے تو اپنے گھر میں بھی ماہ رمضان کے آخری عشرے کی راتیں جاگ کر اس بابرکت رات کو پایا جاسکتا ہے، لیکن اگر کوئی گھر چھوڑ کر تمام مصروفیات سے منہ موڑ کر پورے دس دن کے لئے مسجد میں آکر ٹھہر جائے اور پھر دن اور راتیں اللہ کی یاد میں گزارے تو لیلۃ القدر کے جمال سے حصہ ملنا یقینی ہے۔شریعت کی اصطلاح میں اس طرح پیارے نبی ﷺ کی ایسی سنت ہے جسے سرکار رحمت مآب ﷺ نے بھی کبھی ترک نہیں فرمایا۔ایک سال کے رمضان میں اعتکاف قضا ہوا تو اگلے سال نبی مکرم ﷺ نے پورے بیس دن اعتکاف فرمایا: اب اس سے تم خود اندازہ لگالو کہ یہ کس قدر اہم سنت ہے۔اعتکاف محض لیلۃ القدر کے دل افروز جمال ہی کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ بندے کو اپنے خالق کی محبت

میں مستغرق کر کے اس کے حسن مطلق کی تجلیات کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ واہ؛ سبحان اللہ'' کیا شان ہے کیا عظمت ہے اس عبادت کی۔

بندہ اپنے گھر کو چھوڑتا ہے، اپنے ماں باپ کو چھوڑ دیتا ہے۔ تمام دلچسپیاں اور مشاغل چھوڑتا ہے۔ ہر طرف سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر حاضر ہوتا ہے۔ ایسے عالم میں وہ جب خدا سے کچھ طلب کرتا ہے تو خدا اس کی رحمت اس کو مایوس نہیں لوٹاتی، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی فقیر کسی بادشاہ کے دروازے پر آئے اور وہیں بیٹھ جائے۔ وہاں سے ہلنے کا نام ہی نہ لے، صدا پہ صدا لگا تا رہے۔ کبھی نہ کبھی تو بادشاہ کو ترس آئے گا اور وہ کچھ نہ کچھ اس کو ضرور عطا کر دے گا۔

ہمارا الہ، بادشاہوں کا بادشاہ ہے، مالک الملک ہے، وہ ہر معطی سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ وہ ہر سخی سے زیادہ دینے والا ہے۔ اس کی غیرت کب گوارا کرتی ہے کہ کوئی یوں ساری دنیا سے الگ ہو کر اس کی چوکھٹ پر بیٹھ جائے اور وہ اس کی طرف نظر رحمت نہ کرے۔

میرے بھائی: زندگی کے گزرتے لمحوں کا کچھ پتہ نہیں، یہ سانس کا ساز جانے کہاں بے آواز ہو جائے، اس سال کا رمضان تمہیں میسر ہے، اگلے سال کی ضمانت نہیں۔ معلوم کہ اگلے سال رمضان المبارک میں زندہ ہونگے یا نہیں۔ اس لئے بہت اعلیٰ بات یہ ہے کہ ابھی فیصلہ کرو کہ اس ماہ رمضان کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف میں گزارو گے اس طرح تم اپنے محبوب نبی ﷺ کی سنت پر عمل بھی کر لو گے۔ لیلۃ القدر کے انوار بھی حاصل کر لو گے اور اپنے خالق و مالک کی بے پناہ رحمتوں سے حصہ بھی پا لو گے۔ اعتکاف تمہیں حب خدا کی وارفتگی بھی عطا کرے گا اور عشق رسول ﷺ کی چاشنی بھی۔ اعتکاف کی لذت اور کیف و سرور کو تم محض پڑھ کر یا سن کر محسوس نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے تو بہر کیف تمہیں ایک بار اس تجربے سے عملی طور پر گزرنا پڑے گا۔

نالہ آخر شب

ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں کہ دین کو لوگوں نے نجی زندگی کا حصہ بنا دیا ہے۔ جس کا جی چاہے احکام دینیہ پر عمل کرے اور جس طرح کا جی چاہے چھوڑ دے۔ مادیت پرستی نے بصیرت پر غفلت کی ایسی تہیں چڑھائی ہیں کہ ہم اس دنیا میں محو ہو کر آخرت کو بھول بیٹھے ہیں۔ جھوٹ دھوکہ نفاق ہمارے قومی کردار کا جز ولاینفک بن کر رہ گیا ہے۔ ہمارے قول جس خدا کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں تو عمل علی الاعلان اس کے احکامات سے بغاوت کرتے ہے۔ ہماری زبان جس نبی معظم ﷺ کی غلامی کا دم بھرتی ہے ہمارے ہاتھ اسی رسول محتشم ﷺ کی سنت مطہرہ کو مٹاتے ہیں۔

اس منافقت کا زہر ہمارے اجتماعی کردار کو گھون کی طرح چاٹ رہا ہے۔ مستقبل کی وارث نوجوان نسل تو اسلام کی بنیادی باتیں سیکھنے سے بھی غافل ہے۔ کتنے گریجویٹ ہیں کہ قرآن حکیم پڑھنے سے قاصر ہیں۔ کتنے اسکولوں، کالجوں کے نوجوان ہیں نماز کے مسائل سے بے خبر ہیں۔ وی سی آر فلمیں، لچر گانے، انگلش موسیقی، چرس بھری سگریٹ کے مرغولے اور نشہ آور ادویات یہی کچھ ہمارے نوجوانوں کی دلچسپیاں بن گئیں ہیں۔ نوجوان کو مغرب پرستی نے ایسا مخمور مسحور کیا ہے کہ وہ اپنی موت بھول بیٹھے ہیں ہر روز اپنے جیسے نوجوانوں کو مرتا دیکھتے ہیں لیکن اپنی موت سے بے پرواہ ہیں۔ بہت کم نوجوان ایسے ہیں جو نماز روزے کی پابندی کرتے ہیں کالج کے ابتدائی دور ہی سے دل میں ایک تمنا چٹکیاں لیتی تھی کہ کاش ان کالج کے طلباء سے ان ہی کی زبان میں کوئی بات ہو جو انہیں قوت کے بجائے پیارے اور محبت سے نماز کی طرف راغب کر دے۔ لیکن جب تک خدا کی توفیق شامل حال نہ ہو کوئی کام اپنی تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ نماز کا کام ابھی بیچ ہی میں تھا کہ رمضان المبارک شروع ہو گیا۔ اور اچھے بھلے موٹے تگڑے نوجوان کو جب روزہ چھوڑتے اور بے حرمتی کرتے دیکھا۔ تو دل پھر رنجیدہ ہوا اپنے ان نادان دوستوں پر بہت پیار آیا۔ انجمن طلباء اسلام، اسلام آباد کے سابق ناظم اور میرے عزیز دوست طارق محمود طاہر مرحوم نے پورے مہینے کے لئے انجمن کے تحت ایک تبلیغی پروگرام بنایا۔ جس کے مطابق ہم نے پورے اسلام آباد میں گفتگو کی نشستیں کیں اور لوگوں کو رمضان کے فضائل سے آگاہ کیا۔ نوجوان ہماری توجہ کا مرکز تھے۔ یہیں سے خیال پیدا ہوا کہ اس دوران کی گئی گفتگو کو اگر قلمبند کر لیا جائے تو یہ بھی دین کی ایک خدمت ہوگی۔ چنانچہ اللہ کریم سے اس کے حبیب لبیب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے توفیق کا طالب ہوا۔ اس کریم آقا نے اپنے گناہ گار سیاہ کار بندے کے ٹوٹے دل کی صدا کو پذیرائی بخشی اور یوں ترغیب روزہ پر یہ مختصری کتاب تیار ہو گئی۔ اس میں اگر آپ کوئی کمی یا کجی دیکھیں تو وہ میری خطا ہے اور اگر اچھائی پائیں تو وہ میرے رحیم و کریم معبود کی عطا ہے۔ میں ان اوراق کو اللہ کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہو۔ اور

ملتجی ہوں کہ یارسول اللہ نظر کرم فرمائیے۔اپنے غلام کی گناہوں بھری زندگی کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرما لیجئے۔اپنے غلام پر شفقت فرما دیجئے۔

اے اللہ اپنے محبوب محتشم ﷺ کے طفیل میری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے اپنے راستے میں شہادت کی موت نصیب فرما۔بار الٰہ،رمضان المبارک کی ۲۷ویں شب کا پچھلا پہر ہے۔میں تجھ سے اس عظمتوں والی رات کے صدقے سے سوال کرتا ہوں،اے میرے رب مہربانی فرما،شب قدر،شب جمال و وصال کے جلوؤں سے میرے نہاں خانہ دل کو منور فرما،......

میرے دوست طارق محمود طاہر مرحوم کی قبر کو اپنے خاص نور سے روشن فرما۔......اگر یہ چند سطور لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے تو اثر آفرینی بھی عطا فرما۔